ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ

(آل عمران:165)

ترجمہ: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے اُن کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اُس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ   وَعَلٰى عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 3

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

20 رجمادی الاوّل 1441 ہجری قمری ● 16 رصلح 1399 ہجری شمسی ● 16 رجنوری 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 رجنوری 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یادرکھو کہ جب اُمت کو اُمت مرحومہ قرار دیا ہے اور علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے تو عملی طور پر شکر واجب ہے

یادرکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں، عام طور پر حدیث شریف میں مسلمان کی یہی تعریف آئی ہے کہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اہل اسلام کو سماوی علوم سے مناسبت ہے

جیسے ہمارے مخالفوں کو ارضی علوم سے مناسبت ہے ایسے ہی اہل اسلام کو سماوی علوم سے۔ ایک گنوار مسلمان کی سچی رویا اور خوابیں بڑے بڑے فلاسفروں، بشپوں اور پنڈتوں کے خوابوں سے طاقت میں بڑھ کر ہیں۔ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ (الجمعۃ:5) پس مسلمانوں کو واجب ہے کہ اپنے اس محسن حقیقی کا شکر کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِيۡ لَشَدِيۡدٌ (ابراہیم:8) یعنی اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں اپنی دی ہوئی نعمت کو زیادہ کروں گا اور بصورت کفر عذاب میرا سخت ہے۔ یادرکھو کہ جب اُمت کو اُمت مرحومہ قرار دیا ہے اور علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے تو عملی طور پر شکر واجب ہے۔ الغرض اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ میں تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ کا لحاظ رکھیں کیونکہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ کو اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ پر مقدم رکھا ہے۔ پس پہلے عملی طور پر شکریہ کرنا چاہیے اور یہی مطلب اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ میں رکھا ہے۔ یعنی دعا سے پہلے اسباب ظاہری کی رعایت اور نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے۔ اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔ اولاً عقائد، اخلاق اور عادات کی اصلاح ہو۔ پھر اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔

اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں

اب میں ایک اور ضروری اور اشد ضروری بات بیان کرنی چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ لاپرواہی اور عدم توجہی سے نہ سنے۔ یادرکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں۔ عام طور پر حدیث شریف میں مسلمان کی یہی تعریف آئی ہے کہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں۔

......اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کی دعا تعلیم کرنے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ انسان تین پہلو ضرور مدّنظر رکھے۔ اول: اخلاقی حالت۔ دوم: حالت عقائد۔ سوم: اعمال کی حالت۔ مجموعی طور پر یوں کہو کہ انسان خداداد قوتوں کے ذریعے سے اپنے حال کی اصلاح کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ یہ مطلب نہیں کہ اصلاح کی صورت میں دعا نہ کرے۔ نہیں اس وقت بھی مانگتا رہے۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ میں فاصلہ نہیں ہے البتہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ میں تقدم زمانی ہے کیونکہ جس حال میں اپنی رحمانیت سے بغیر ہماری دعا اور درخواست کے ہمیں انسان بنایا اور انواع واقسام کی قوتیں اور نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس وقت ہماری دعا نہ تھی اس وقت خدا کا فضل تھا اور یہی تقدم ہے۔

رحمانیت اور رحیمیت

یہ یاد رہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے ہی شروع ہوا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل اپنے علم قدیم سے دیکھ کر اس قسم کا زمین وآسمان اور ارضی اور سماوی اشیاء ایسی پیدا کی ہیں جو سب ہمارے کام آنے والی ہیں اور کام آتی ہیں اور ان سب اشیاء سے انسان ہی عام طور پر فائدہ اٹھاتا ہے۔ بھیڑ بکری اور دیگر حیوانات جبکہ بجائے خود انسان کے لئے مفید شے ہیں تو وہ کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ دیکھو جسمانی امور میں انسان کیسی کیسی لطیف اور اعلیٰ درجہ کی غذائیں کھاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا گوشت انسان کیلئے ہے۔ ٹکڑے اور ہڈیاں کتوں کے واسطے۔ جسمانی طور پر جو حظوظ اور لذات انسان کو حاصل ہیں گو حیوان بھی اس میں شریک ہیں مگر انسان کو وہ بدرجۂ اعلیٰ حاصل ہیں اور روحانی لذات میں جانور شریک بھی نہیں ہیں۔ پس یہ دو قسم کی رحمتیں ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے وجود سے پہلے پیش از وقت کے طور پر تقدمہ کی صورت میں عناصر وغیرہ اشیاء پیدا کیں جو ہمارے کام میں لگی ہوئی ہیں اور یہ ہمارے وجود، خواہش اور دعا سے پہلے ہیں جو رحمانیت کے تقاضے سے پیدا ہوئے۔

اور دوسری رحمت رحیمیت کی ہے۔ یعنی جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قانون قدرت کا تعلق ہمیشہ سے دعا کا تعلق ہے۔ بعض لوگ آج کل اس کو بدعت سمجھتے ہیں۔ ہماری دعا کا جو تعلق خدائے تعالیٰ سے ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسے بھی بیان کروں۔

ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہوکر دودھ کیلئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ کر لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں۔ مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے ملتا جاوے گا اُدۡعُوۡنِيۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ (المؤمن:61) کوئی لفّاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 109 تا 111، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میرا پیغام ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کریں

ہر قسم کے جھوٹ، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے، آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں ختم کریں

خلافت سے کامل وفا اور اطاعت کا تعلق رکھیں، بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت ہو اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے
اپنی اولا در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی اطاعت کی تلقین کرتے رہیں، یہ بھی یادرکھیں کہ خلافت کی اطاعت میں نظامِ جماعت کی اطاعت بھی اہم بات ہے
اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے، جماعت احمدیہ کی خوبصورتی نظامِ جماعت ہی ہے

ہر گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام ہونا چاہیے، کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے سنیں اور دیکھیں، میرے خطبات سنانے کا انتظام کریں

جلسہ سالانہ ڈنمارک منعقدہ 29 اور 30 رجون 2019 بمقام کوپن ہیگن کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو 29 تا 30 جون 2019ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور شاملینِ جلسہ کو اس کی روحانی برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس جلسہ میں شاملین کے لیے میرا پیغام ہے کہ آپ میں سے ہر فرد جماعت کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر تھی اور جسے آنحضرت ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔ ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور قدر یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کریں جن پر چلنے کے لیے اس جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا ہے ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی سعی کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی سے یہ توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ بعض لوگ ان باتوں کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ اس لیے اس کو معمولی نہ سمجھیں اور سچائی کو اختیار کریں۔ پھر آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں ختم کریں اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ اس کی بہت ضرورت ہے۔ رنجشیں مٹائیں، دوریوں کو ختم کریں اور ایک وجود کی طرح بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت رکھی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ نفسانی جوش کے تحت نہ زبان سے نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور خالص خدا کے لیے ہو جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہیں اور وہ بڑے دولت مند ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا کے لیے ہی ہو جاتے ہیں......

پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو۔ نہ پہلے امر کی طرف۔ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور اس کو مقدم کر لو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 596-597)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع رکھنے کے لیے خلافت کے نظام کو جاری فرمایا ہے اور قیامت تک جاری رکھنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ آپ نے ایک عہدِ بیعت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا اور ایک آپؑ کے بعد آپ علیہ السلام کے نام پر خلیفۃ المسیح سے کیا ہے جسے ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بیعت بیچ دینے کا نام ہے یعنی اپنی خواہشات، تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد ہے۔ پس خلافت سے کامل وفا اور اطاعت کا تعلق رکھیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت ہو اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ اپنی اولا در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی اطاعت کی تلقین کرتے رہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ خلافت کی اطاعت میں نظامِ جماعت کی اطاعت بھی اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی نظامِ جماعت ہی ہے۔ اگر خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ ایسے لوگ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا ہے اس لیے نظامِ جماعت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جماعتی نظام سے جوڑیں۔ اپنی اپنی تنظیموں سے جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے۔ ایم ٹی اے اس کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ ہر گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام ہونا چاہیے۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے سنیں اور دیکھیں۔ میرے خطبات سنانے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کا فرمانبردار بنائے تا کہ آپ اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت کے ساتھ وابستہ کیے ہیں۔ آمین۔

والسلام خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 راگست 2019)

کلامُ الامام

’’جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

’’اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 473)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا کرتے

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب النبیؐ حضرت ہِلَال بن امیہ واقفی، حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت عُتْبہ بن غَزْوَان رضی اللہ عنہم کی سیرت مبارکہ کا بیان

جہاد بالسیف کا آغاز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعانہ کارروائیوں کا تذکرہ

کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار تدابیر

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی ویب سائٹ کے اجرا کا اعلان اور مختصر تعارف

مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب مرحوم اور سسٹر حاجہ شکورہ نوریہ صاحبہ امریکہ کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ردسمبر 2019ء بمطابق 13 رفتح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ خطبے میں مَیں حضرت ہِلَال بن امیہؓ کا ذکر کر رہا تھا اور اس ذکر میں غزوۂ تبوک کا بھی ذکر آ گیا۔ حضرت ہِلَالؓ ان تین پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھے جو اس غزوے میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے سے واپسی پر ان لوگوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کچھ سزا دی جس پر یہ تینوں بڑے بے چین تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے استغفار اور توبہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان تین صحابہ کی گریہ وزاری جن میں حضرت ہِلَالؓ بھی شامل تھے اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوئی اور ان کی معافی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ بہرحال اس بارے میں یہ بھی بیان ہوا تھا کہ صحابہؓ نے اس غزوے کی تیاری کے لیے کس قدر قربانیاں دی تھیں اور یہ بھی ذکر تھا کہ بعض اَور لوگ جن کے دلوں میں نِفاق تھا اس میں شامل نہیں ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جھوٹے عذر پیش کیے۔ بعض نے شروع میں جانے سے انکار کیا اور آپؐ نے ایسے منافقوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑا۔ اس تسلسل میں کچھ اَور باتیں ہیں جو مَیں اس وقت پیش کروں گا۔

وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جانے کو ترجیح دے رہے تھے ان میں ایک شخص جدّ بن قیس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم رومیوں سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ نہیں چلو گے؟ اس نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ عورتوں کی وجہ سے فتنے میں پڑ سکتا ہے اس لیے اسے آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا اور اسے اجازت دے دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی کہ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ (التوبۃ:49) اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ خبردار وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیر لینے والی ہے۔

مدینے کے ایک یہودی کا نام سُوَیْلِم تھا۔ وہ مدینہ کے علاقے جَاسُوم میں مقیم تھا جس کو بِئرِ جَاسِم بھی کہتے ہیں۔ یہ مدینے میں شام کی سمت اَبُوالْہَیْثَم بن تَیِّہَان کا کنواں تھا۔ اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پانی کو پیا اور پسند فرمایا۔

اس یہودی کا گھر منافقوں کا گڑھ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ منافقین وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ لوگوں کو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے سے روک رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر ان باتوں کے بارے میں پوچھو جو انہوں نے کہی ہیں۔ اگر وہ ان سے انکار کریں تو انہیں بتا دینا کہ مجھے خبر پہنچی ہے تم نے یہ یہ کہا ہے۔ جب حضرت عمّارؓ وہاں پہنچے اور انہوں نے وہ سب کہا تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر معذرتیں کرنے لگے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 597 غزوۃ تبوک، دار ابن حزم بیروت 2009ء) (السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 186، ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 390 ذکر البئار التی شرب منھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (فرہنگ سیرت صفحہ 84 مطبوعہ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

ان کی اس حالت کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃٌ تُنَبِّئُھُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ قُلِ اسْتَھْزِءُوْا اِنَّ اللّٰہَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَۃٍ مِّنْکُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَۃً بِاَنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ (التوبہ:64 تا 66) کہ منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی سورت نازل نہ کر دی جائے جو ان کو اس سے مطلع کر دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ تُو کہہ دے کہ بے شک تمسخر کرتے رہو۔ یہ ڈرنے کا ذکر بھی تمسخرانہ انداز میں کرتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً ظاہر کر کے رہے گا جس کا تمہیں خوف ہے اور اگر تُو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے کہ ہم تو محض گپ شپ میں محو تھے اور کھیلیں کھیل رہے تھے۔ تُو پوچھ کیا اللہ اور اس کے نشانات اور اس کے رسول سے تم استہزا کر رہے تھے؟ کوئی عذر پیش نہ کرو یقیناً تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے کسی ایک گروہ سے درگزر کریں تو کسی دوسرے گروہ کو عذاب بھی دے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ یقیناً مجرم ہیں۔

بہرحال اس وقت یہ حالات تھے۔ کچھ جانے سے پہلے منصوبے بن رہے تھے کہ نہ جایا جائے۔ منافقین ان میں شامل تھے یہودی ان کو ابھار رہے تھے۔ کچھ ویسے بہانے بناتے رہے اور بعد میں واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہانے بنائے۔ بہرحال آپؐ نے ان کا معاملہ اللہ پہ چھوڑا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینے کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا مدینے میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہر سفر اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جبکہ وہ مدینے میں ہیں تو پھر کس طرح ساتھ ہو گئے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ مدینہ میں ہی ہیں مگر انہیں کسی عذر نے یا کسی مرض نے روک لیا تھا۔ (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 263 مسند انس بن مالکؓ حدیث 12032 مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء) (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 132 مسند جابر بن عبد اللہؓ حدیث 14731 مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء) یہ لوگ ایسے تھے جن کا عذر بھی جائز تھا اور ان کا مرض تھا یا کوئی وجہ بن گئی جس کی وجہ سے باوجود خواہش کے وہ نہیں جا سکے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ساتھ ہی رکھا۔

تبوک سے واپسی کے سفر میں ایک موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی جا رہا ہوں۔ پس تم میں سے جو چاہے میرے ساتھ جلدی چلے اور جو چاہے ٹھہر جائے یعنی آرام سے پیچھے آتا رہے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہمیں مدینہ دکھائی دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طَابَہ ہے یعنی پاکیزہ اور خوشگوار اور یہ احد ہے یہ ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں بہترین گھر بَنُو نَجَّار کا گھر ہے۔ پھر بَنُو عَبْدُ الْاَشْہَل کا گھر ہے پھر بنو عبدالحارث بن خَزْرَج کا گھر ہے۔ پھر بنو سَاعِدَہ کا گھر اور آپؐ نے انصار کے سب گھروں کو اچھا قرار دیا۔ حضرت سَعد بن عُبادہؓ ہم سے آملے۔ راوی بیان کر رہے ہیں تو ابواُسَید نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گھروں کی فضیلت بیان کی ہے اور ہمیں آخر پر رکھا ہے۔ حضرت سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ نے انصار کے گھروں کی فضیلت بیان کی ہے اور ہمیں آخر پر رکھا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے لیے کافی نہیں کہ تم خیر والوں میں سے ہو؟ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 1392)

واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے مدینہ کے لوگ کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے مدینے سے باہر ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع کے پاس آئے، وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع مدینہ کے قریب ایک مقام ہے اور مدینہ سے مکہ جانے والوں کو اس مقام تک آ کر الوداع کہا جاتا تھا۔ اس لیے اس کو ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع کہتے تھے۔ مؤرخین، سیرت نگاروں کے نزدیک جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے ہجرت کر کے جب آپؐ قبا کی طرف سے مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے اس جانب بھی ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع تھی۔ حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق وہاں مدینہ کے بچوں نے آپ کا استقبال کیا اور لڑکیاں یہ گا رہی تھیں کہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعٰى لِلّٰهِ دَاعِ

کہ چودھویں کی رات کا چاند ہم پر ثنیۃ الوداع کی جانب سے طلوع ہوا۔ ہم پر اللہ کا شکر واجب ہو گیا ہے جب تک کہ اللہ کا کوئی نہ کوئی پکارنے والا رہے گا۔ کچھ شارحینِ حدیث جیسے علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری ہیں۔ بخاری کی شرح لکھی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ عین ممکن ہے کہ جن اشعار کا ذکر حضرت عائشہؓ سے بیان کردہ روایت میں ہے، جو میں نے پڑھی ہے۔ ان کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت سے ہو کیونکہ اس وقت ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع مقام پر لوگوں اور بچوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا کیونکہ ملک شام کی جانب سے آنے والوں کا استقبال اسی جگہ سے کیا جاتا تھا۔ جب اہل مدینہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوۂ تبوک سے واپسی کا علم ہوا تو وہ خوشی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لیے مدینے سے باہر اس مقام پر نکلے جیسا کہ حضرت سَائِبُ بن یَزِید بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں بھی دوسرے بچوں کے ساتھ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع گیا تھا جب آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ امام بیہقی نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ بچوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان اشعار کے ذریعہ استقبال کیا تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس تشریف لائے تھے۔ (معجم البلدان الجزء 2 صفحہ 100 ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ماخوذ از جستجوئے مدینہ صفحہ 403-404 مطبوعہ اورینٹل پبلی کیشنز لاہور 2007ء) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 267) بہر حال مؤرخین اور سیرت نگاروں کی دونوں قسم کی آرا موجود ہیں یعنی بعض کے نزدیک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے وقت اور بعض کے نزدیک غزوۂ تبوک سے واپسی پر یہ اشعار پڑھے گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ چنانچہ جب آپؐ تبوک سے واپس تشریف لائے تو مدینہ میں چاشت کے وقت داخل ہوئے اور پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی۔ (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 414 مسند کعب بن مالکؓ حدیث 15865 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1988ء)

نماز کے بعد آپؐ لوگوں کے لیے مسجد میں تشریف فرما ہوئے اس کے بعد دو نفل پڑھنے کے بعد وہیں بیٹھ گئے اور اس وقت وہ لوگ بھی آپؐ سے ملنے کے لیے آئے جو عمداً پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ جو بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کے پیچھے رہنے والے تھے وہ آپؐ کے سامنے اپنا کوئی نہ کوئی عذر پیش کرتے۔ ایسے لوگوں کی تعداد جو تھی اسّی کے قریب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے عذروں کی حقیقت جانتے ہوئے بھی یہ جانتے تھے کہ یہ غلط عذر کر رہے ہیں اس کے باوجود ان کے ظاہری بیانات کو قبول فرماتے اور ان سے درگذر فرماتے رہے اور ان کی بیعت بھی لیتے رہے اور ان کے لیے استغفار بھی کرتے رہے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک حدیث 4418)

لیکن جیسا کہ پہلے تفصیلی ذکر ہو چکا ہے حضرت ہِلَال بن امیہؓ حضرت مُرارہ بن ربیعؓ اور حضرت کعب بن مالکؓ نے کوئی جھوٹا عذر نہیں کیا اور اس کی وجہ سے کچھ عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو برداشت کیا۔ بڑے روتے رہے، گڑگڑاتے رہے، اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی توبہ قبول کرنے کا اعلان بھی فرما دیا۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ حضرت مُرارہ بن ربیع عَمرِیؓ ہیں۔ حضرت مُرارہؓ کے والد کا نام رَبِیع بن عَدِی تھا۔ ان کے والد کا نام رِبْعِیّ اور رَبِیْعَہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت مُرارہ بن ربیع عَمریؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اَوس کے خاندان بنو عمرو بن عوف سے تھا جبکہ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف کے اتحادی قبیلہ قُضَاعَہ سے تھا۔ قُضَاعَہ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے جو مدینے سے دس منزل پر وادی القریٰ سے آگے واقع ہے اور مدائنِ صالح کے مغرب میں آباد ہے۔

(اُسد الغابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 صفحہ 129 مُرَارَۃُ بْنُ رَبِیْع دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)
(الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 6 صفحہ 52 مُرَارَۃُ بْنُ رَبِیْع دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (فرہنگ سیرت صفحہ 237 مطبوعہ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت مُرارہؓ کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ امام بخاریؒ اور صحابہؓ کے حالات پر مشتمل کتب میں ان کے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا تذکرہ ملتا ہے جبکہ ابن ہشام نے بدری صحابہ کی فہرست میں ان کا نام درج نہیں کیا۔ یہ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (التوبہ: 118) اور ان تینوں پر بھی اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو پیچھے چھوڑ دیے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تاکہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

جیسا کہ پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ یہ تینوں پیچھے رہ جانے والے صحابہ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارہ بن ربیعؓ اور حضرت ہِلَال بن امیہؓ تھے اور یہ تینوں انصار سے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک حدیث 4418) (اُسد الغابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 5 صفحہ 129 مُرَارَۃُ بْنُ رَبِیْع دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس حوالے سے حضرت مُرارہؓ کا علیحدہ کوئی بیان نہیں ہے حضرت کعب بن مالکؓ کا ہی تفصیلی بیان ہے جو حضرت ہِلَال بن امیہؓ کے تعلق میں گذشتہ خطبے میں بیان کر چکا ہوں اس لیے دوبارہ یہاں بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوغَزْوَان تھی۔ حضرت عُتْبَہؓ قبیلہ بَنُو نَوفَل بن عَبْدِ مَنَاف کے حلیف تھے۔ حضرت عُتْبَہؓ کے والد کا نام غَزْوَان بن جابر تھا۔ حضرت عُتْبَہؓ کی کنیت ابوعبداللہ کے علاوہ ابوغَزْوَان بھی بیان کی جاتی ہے جیسا کہ بیان ہوا۔ حضرت عُتْبَہؓ نے اَرْدَہ بنتِ حَارِث سے شادی کی تھی۔ حضرت عُتْبَہؓ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ان افراد میں سے ساتواں تھا جو سب سے پہلے اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تھے۔ ابن اثیر کے مطابق حضرت عُتْبَہؓ نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی جبکہ ابن سعد کے مطابق ہجرت مدینہ کے وقت وہ چالیس سال کے تھے۔ بہر حال وہ حبشہ سے مکہ واپس آئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکے میں ہی مقیم تھے۔ حضرت عُتْبَہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت مِقْدَادؓ کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور یہ دونوں ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 558-559 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 72 من حلفاء بنی نوفل بن عبد مناف دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1990ء) (امتاع الاسماع جزء 6 صفحہ 331 فصل فی ذکر موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیروت 1999ء)

حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ اور حضرت مِقْدَاد بن اَسْوَدؓ دونوں کی مدینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ اس طرح ہے کہ مکے سے وہ دونوں مشرکین قریش کے لشکر کے ساتھ نکلے تاکہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیدہ بن حارِثؓ کی قیادت میں مسلمانوں کا ایک لشکر ثَنِیَّۃُ الْمَرَة، یہ رَابِغ شہر کے شمال مشرق میں تقریباً 55 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ تقریباً دو سو کلومیٹر ہے۔ یہ اس کی طرف روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لشکر روانہ فرمایا۔ قریش کے لشکر کی قیادت عکرمہ بن ابوجہل کر رہا تھا۔ ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی نہ ہوئی سوائے ایک تیر کے جو حضرت سَعد بن ابی وَقَّاصؓ نے چلایا تھا اور وہ خدا کی راہ میں پہلا تیر تھا جو چلایا گیا۔ اس روز عُتْبَہ بِن غَزْوَانؓ اور حضرت مِقْدَادؓ بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ جا ملے۔ (اٹلس سیرتِ نبوی، سریہ عبیدہ بن حارث صفحہ 196 مکتبہ دار السلام) (الاستیعاب

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
”روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے“
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)
طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
”جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے“
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)
طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

فی معرفۃ الاصحاب جلد 4 صفحہ 1480۔1481 مِقْدَاد بن اسود دارالجیل بیروت) یہ اس قافلے میں آئے تو کافروں کے ساتھ تھے لیکن جیسا کہ پہلے حضرت مِقْدَادؓ کے بارے میں ذکر ہو چکا ہے یہ ادھر آ گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں تاریخی کتب سے لے کے جہاد بالسیف کا آغاز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعانہ کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ جہاد بالسیف کی اجازت میں پہلی قرآنی آیت بارہ صفر 2 ہجری کو نازل ہوئی۔ یعنی دفاعی جنگ کے اعلان کا جو خدائی اشارہ ہجرت میں کیا گیا تھا اس کا باضابطہ اعلان صفر 2 ہجری کو کیا گیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام مدینہ کی ابتدائی کارروائیوں سے فارغ ہو چکے تھے اور اس طرح جہاد کا آغاز ہو گیا۔ تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء چار تدابیر اختیار کی تھیں جو آپؐ کی اعلیٰ سیاسی قابلیت اور جنگی دُور بینی کی ایک دلیل ہے، بڑی کھلی دلیل ہے اور وہ تدابیر یہ تھیں:

پہلی یہ کہ آپؐ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کیے تا کہ مدینے کے اردگرد کا علاقہ خطرے سے محفوظ ہو جائے۔ اس امر میں آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ ان قبائل کو مدنظر رکھا جو قریش کے شامی رستے کے قرب وجوار میں آباد تھے کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے یہی وہ قبائل تھے جن سے قریشِ مکہ مسلمانوں کے خلاف زیادہ مدد لے سکتے تھے اور جن کی دشمنی مسلمانوں کے واسطے سخت خطرات پیدا کر سکتی تھی۔

دوم: دوسرا قدم آپؐ نے یہ اٹھایا کہ آپؐ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینے کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع فرمائیں تا کہ آپؐ کو قریش اور ان کے حلیفوں کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں اور اس طرح مدینہ اچانک حملوں کے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔

مدینہ پہنچنے کے بعد تیسرا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ اٹھایا کہ ان پارٹیوں کے بھجوانے میں آپؐ کی ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعہ سے مکہ اور اس کے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آملنے کا موقع مل جائے کیونکہ ابھی تک مکے کے علاقے میں کئی لوگ ایسے موجود تھے جو دل سے مسلمان تھے مگر قریش کے مظالم کی وجہ سے اپنے اسلام کا برملا اظہار نہیں کر سکتے تھے اور نہ اپنی غربت اور کمزوری کی وجہ سے ان میں ہجرت کی طاقت تھی کیونکہ قریش ایسے لوگوں کو ہجرت سے جبراً روکتے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (النساء:76) یعنی اے مومنو کوئی وجہ نہیں کہ تم لڑائی نہ کرو اللہ کے دین کی حفاظت کے لیے اور ان مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر جو کمزوری کی حالت میں پڑے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! نکال ہم کو اس شہر سے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہم ناتوانوں کے لیے اپنی طرف سے کوئی دوست اور مددگار عطا فرما۔

پس ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ تا ایسے لوگوں کو ظالم قوم سے چھٹکارا پانے کا موقع مل جاوے۔ یعنی ایسے لوگ قریش کے قافلوں کے ساتھ ملے ملائے مدینہ کے قریب پہنچ جائیں اور پھر مسلمانوں کے دستے کی طرف بھاگ کر مسلمانوں میں آملیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلا دستہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُبَیدہ بن الحارِث کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا اور جس کا عکرمہ بن ابوجہل کے ایک گروہ سے سامنا ہو گیا تھا اس میں مکے کے دو کمزور مسلمان جو قریش کے ساتھ ملے ملائے آ گئے تھے قریش کو چھوڑ کر مسلمانوں میں آملے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ اس مہم میں جب مسلمانوں کی پارٹی لشکرِ قریش کے سامنے آئی تو دو شخص مِقداد بن عمرو اور عُتبہ بن غَزْوَان جو بنوزُہرہ اور بنونوفل کے حلیف تھے مشرکین میں سے بھاگ کر مسلمانوں میں آملے اور یہ دونوں شخص مسلمان تھے اور صرف کفار کی آڑ لے کر مسلمانوں میں آملنے کے لیے نکلے تھے۔ پس ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی تھی کہ تا ایسے لوگوں کو ظالم قریش سے چھٹکارا پانے اور مسلمانوں میں آملنے کا موقع ملتا رہے۔

چوتھی جو تدبیر تھی وہ آپؐ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکے سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینے کے پاس سے گزرتے تھے۔ کیونکہ پہلی بات تو یہ کہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ لگاتے جاتے تھے اور ظاہر ہے کہ مدینے کے گردونواح میں اسلام کی عداوت کا تخم بویا جانا مسلمانوں کے لیے نہایت خطرناک تھا۔

دوسرے یہ کہ یہ قافلے ہمیشہ مسلّح ہوتے تھے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کے قافلوں کا مدینے سے اس قدر قریب ہو کر گزرنا ہرگز خطرے سے خالی نہیں تھا۔ اور تیسری بات یہ کہ قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اور ان حالات میں قریش کو زیر کرنے اور ان کو ان کی ظالمانہ کارروائیوں سے روکنے اور صلح پر مجبور کرنے کا یہ سب سے زیادہ یقینی اور سریع الاثر ذریعہ تھا کہ ان کی تجارت کا راستہ بند کر دیا جاوے۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جن باتوں نے بالآخر قریش کو صلح کی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا ان میں ان کے تجارتی قافلوں کی روک تھام کا بہت بڑا دخل تھا۔ پس یہ ایک نہایت دانشمندانہ تدبیر تھی جو اپنے وقت پر کامیابی کا پھل لائی۔

پھر یہ بھی کہ قریش کے ان قافلوں کا نفع بسا اوقات اسلام کو مٹانے کی کوشش میں صرف ہوتا تھا بلکہ بعض قافلے تو خصوصیت کے ساتھ اسی غرض سے بھیجے جاتے تھے کہ ان کا سارا نفع مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اس صورت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان قافلوں کی روک تھام خود اپنی ذات میں بھی ایک بالکل جائز مقصود تھی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 323۔324)

سَرِیَّہ عُبَیدَہ بن حَارِثؓ جس میں حضرت عُتبہ قریش کے لشکر سے نکل کر مسلمان سے جا ملے تھے اس کا مزید ذکر اس طرح ہے۔ کچھ حصہ تو مَیں گذشتہ کسی خطبے میں بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال مختصر یہاں بیان کر دیتا ہوں کہ ماہ ربیع الاول دو ہجری کے شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عبیدہ بن الحارث مُطَّلِبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس مہم کی غرض بھی قریش مکہ کے حملوں کی پیش بندی تھی۔ مَیں سیرت خاتم النبیینؐ کا ہی یہ حوالہ دے رہا ہوں۔ چنانچہ جب عُبیدہ بن الحارثؓ اور ان کے ساتھی کچھ مسافت طے کر کے ثَنِیَّۃُ الْمُرَہ کے پاس پہنچے تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ قریش کے دوسو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کچھ تیراندازی بھی ہوئی لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک مخفی ہو گی ان کے مقابلے سے پیچھے ہٹ گیا اور مسلمانوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔ البتہ مشرکین کے لشکر میں سے دو شخص مِقدَاد بن عمرو اور عُتبہ بن غَزْوَان، عکرمہ بن ابوجہل کی کمان سے خود بخود بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ آملے اور لکھا ہے کہ وہ اسی غرض سے قریش کے ساتھ نکلے تھے کہ موقع پا کر مسلمانوں میں آملیں کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے مگر بوجہ اپنی کمزوری کے قریش سے ڈرتے ہوئے ہجرت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تجزیہ کیا ہے کہ اور ممکن ہے کہ اسی واقعہ نے قریش کو بددل کر دیا ہو اور انہوں نے اسے بدفال سمجھ کر پیچھے ہٹ جانے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ تاریخ میں یہ مذکور نہیں ہے کہ قریش کا یہ لشکر جو یقیناً کوئی تجارتی قافلہ نہیں تھا اور جس کے متعلق ابن اسحاق نے جمع عظیم یعنی ایک بہت بڑا لشکر کے الفاظ استعمال کیے ہیں، کسی خاص ارادے سے اس طرف آیا تھا لیکن یہ یقینی ہے کہ ان کی نیت بخیر نہیں تھی اور یہ خدا کا فضل تھا کہ مسلمانوں کو چوکس پا کر اور اپنے آدمیوں میں سے بعض کو مسلمانوں کی طرف جاتا دیکھ کر ان کو ہمت نہیں ہوئی اور وہ واپس لوٹ گئے اور صحابہ کو اس مہم کا یہ عملی فائدہ ہو گیا کہ دو مسلمان روحیں قریش کے ظلم سے نجات پا گئیں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 328۔329)

حضرت عُتبہ بن غَزْوَانؓ اور ان کے آزاد کردہ غلام خَبَّابُ نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو قُبا (یہ بھی ایک روایت آتی ہے طبقات الکبریٰ میں) کے مقام پر انہوں نے حضرت عبداللہ بن سَلَمہ عَجْلَانِی کے ہاں قیام کیا اور جب حضرت عُتبہؓ مدینہ پہنچے تو انہوں نے حضرت عَبَّاد بن بِشرؓ کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُتبہ بن غَزْوَانؓ اور حضرت اَبودُجانہؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 73 من حلفاء بنی نوفل بن عبد مناف دارالکتب العلمیۃ بیروت، 1990ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 220 منازل المھاجرین بالمدینۃ مطبوعہ دارابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت عُتبہ بن غَزْوَانؓ کے حوالے سے کچھ اَور بھی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا آئندہ ذکر کروں گا۔

اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اسکے بارے میں اعلان کروں گا۔ اسی طرح دو جنازے بھی ہیں۔ ان مرحومین کے بارے میں ذکر کروں گا۔

الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18 رجون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝
(آل عمران:140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۝
(آل عمران:138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالب دُعا: نور الھدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء سے آغاز ہورہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ اس کی ویب سائٹ Alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہوگی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔

دو مرحومین ہیں جن کا میں ذکر کروں گا اور جن کے جنازے پڑھاؤں گا ان شاء اللہ، ان میں سے پہلا مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ کا ہے جو مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 7 دسمبر کو 91 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کا خاندانی تعارف اس طرح ہے۔ ان کے والد کا نام میر عبدالسلام تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ اور مخلص صحابی حضرت میر حسام الدین صاحبؓ کی پڑپوتی تھیں۔ حضرت سید میر حامد شاہ صاحبؓ کی پوتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔

حضرت میر حسام الدین صاحبؓ بڑے مشہور صحابی ہیں۔ آپ 1839ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے اور سیالکوٹ کے بڑے معروف حکیم تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ میں قیام پذیر تھے تو حکیم صاحب دواسازی اور مطب کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں حضرت اقدسؑ کی رہائش ان کے مکان کے ایک حصہ میں بھی رہی ہے اور 1877ء میں حضرت اقدسؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو حکیم صاحب کے مکان پر ایک دعوت کی تقریب میں تشریف لے گئے۔ حضرت اقدسؑ کی وہ پاکیزہ جوانی اور نمونہ تھا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو وہ لوگ جو نیک اور سعید فطرت تھے اور فہم و فراست کے نور سے حصہ پانے والوں میں سے تھے انہوں نے آپؑ کو قبول کیا اور سیالکوٹ کے جن احباب نے آپؑ کو قبول کیا ان میں سے اخلاص و وفا میں یہ گھرانہ بھی سرفہرست تھا۔

(ماخوذ از احمد علیہ السلام سیرت و سوانح (غیر مطبوعہ) مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب جلد 2 صفحہ 468)

سید میر حامد شاہ صاحب نے 29 دسمبر 1890ء کو حضرت اقدس کی مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ رجسٹر بیعت کے مطابق ان کا نمبر 213 ہے اور ان کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ کا نمبر 246 ہے جنہوں نے 7 فروری 1892ء کو بیعت کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ازالہ اوہام میں آسمانی فیصلہ، آئینہ کمالات اسلام، تحفہ قیصریہ، سراج منیر، کتاب البریہ، حقیقۃ الوحی اور ملفوظات جلد پنجم میں کئی جگہ اپنے مخلصین، جلسہ سالانہ کے شرکاء، چندہ دہندگان، جلسہ ڈائمنڈ جوبلی اور پُرامن جماعت کے ضمن میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ (ماخوذ از تین سو تیرہ اصحاب صدق و صفا از نصر اللہ خان ناصر، عاصم جمالی صفحہ 42-43)

بہرحال مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ ان کی نسل میں سے تھیں اور یہ 1928ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں اور پھر جنوری 1948ء میں ان کی شادی مرزا حفیظ احمد صاحب سے ہوئی اور اس طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بہو بنیں۔ ان کو 1956ء سے لے کر 2008ء تک مختلف اوقات میں تقریباً اڑتالیس سال مرکزی لجنہ کی سیکرٹری نمائش کے طور پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح اَور بھی ان کی خدمات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ان کا بہت پیار کا تعلق تھا۔ تہجد کا بہت خیال رکھنے والی تھیں بلکہ ان کی ملازمہ نے بتایا کہ جس رات ان کی وفات ہوئی ہے اس رات بھی تین بجے کے قریب تہجد ادا کی اور پھر سو گئیں اور اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ مجھے بتاتی تھیں کہ جب میں بیاہ کر، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بہو بن کے اس خاندان میں آئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت ام ناصرؓ نے مجھے اتنا پیار اور عزت اور محبت دی کہ میکے کی یاد مجھے بالکل بھول گئی۔ پھر انہوں نے بہت حوالے بھی دیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باتیں یاد تھیں اور اچھی یادداشت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور رحم فرمائے۔ درجات بلند کرے۔

دوسرا ذکر ہماری مرحومہ سسٹر حاجہ شکورہ نوریہ صاحبہ کا ہے۔ امریکہ کی ہیں جو یکم دسمبر کو وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ 1927ء میں پیدا ہوئی تھیں۔ ابتدائی زمانہ واشنگٹن ڈی۔سی میں گزارا۔ 1960ء کی دہائی میں آپ ہائی سکول میں تاریخ کے مضمون کی ٹیچر رہیں۔ بعد میں ورلڈ ہسٹری میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ پھر ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی خواہش تھی کہ آپ پروٹسٹنٹ مشنری بنیں لیکن بعد میں جب آپ کو اس بات کا علم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں تو آپ نے دوسرا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر 1968ء میں باضابطہ طور پر آپ نے چرچ کو بھی چھوڑ دیا۔ امریکہ، میکسیکو اور کینیڈا میں سفر کے بعد آپ نے افریقہ کی متعدد یونیورسٹیوں میں مطالعہ کے لیے ایک سال کی رخصت لی۔ پھر یورپ کا سفر بھی اختیار کیا۔ ذہن میں اٹھنے والے دینی سوالات اور مسائل کو حل کروانے کی تلاش میں رہتی تھیں۔

واشنگٹن ڈی سی جب واپس آئیں تو ان کا تعارف مذہب اسلام سے ہوا۔ اتفاقاً آپ کی ملاقات ایئر پورٹ پر اپنے ایک دوست کے بیٹے سے ہوئی جنہوں نے کچھ عرصہ قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اس وقت وہاں مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب ہوتے تھے۔ وہ وہاں مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر سے ملاقات کرنے کے لیے مکرم مبشر صاحب کے ہمراہ ایئر پورٹ پر موجود تھے تو اسی میں ان کا بھی تعارف ہو گیا۔ انہوں نے آپ کو دین اسلام سے متعارف کروایا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا اور آہستہ آہستہ اسلام کی طرف مائل ہونے لگیں اور جس عقیدے کی آپ کو تلاش تھی وہ آپ کو اسلام میں نظر آنے لگا۔ 1979ء میں آپ نے خواب میں قرآن کریم کے ایک نسخہ اور کلمہ شہادت کو دیکھا۔ اس کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ اسلام اور احمدیت ہی حقیقی مذہب ہے۔ چنانچہ آپ نے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد آپ نے مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے مختلف پروگراموں میں نہ صرف حصہ لیتیں بلکہ فعال کردار ادا کرتی تھیں۔ 1986ء میں آپ واشنگٹن ڈی سی مجلس کی لوکل صدر منتخب ہوئیں جہاں پانچ سال تک آپ نے خدمت سرانجام دی اور ساتھ ساتھ آپ کو نیشنل نائب صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ کو مختلف شعبہ جات میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1995ء میں آپ کو حج کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اور آپ کی رہنمائی میں قرآن کریم کی جو پانچ جلدوں والی تفسیر ہے، Five volume commentary، اس کیلئے 118 صفحوں پر مشتمل انڈیکس تیار کرنے والی ٹیم میں یہ شامل تھیں اور اس کو بنانے میں ان کا بڑا کردار تھا۔ لجنہ اور جماعت کے مختلف رسائل اور مجلسوں میں بھی آپ نے متعدد عناوین پر مضامین لکھے۔ 1997ء اور 1998ء میں اطفال کے لیے ہر اتوار والے دن کلاسز کا اجرا کیا۔ ناصرات کے لیے احمدی سمر کیمپ (summer camp) میں کونسلر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ کئی سالوں تک آپ نے احمدیہ نیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی میں بھی خدمات سرانجام دیں جس کے ذریعہ آپ نے نہایت جانفشانی سے پاکستانی حکومت کی طرف سے احمدیوں کے خلاف ہونے والی زیادتیوں پر نہایت جامع ڈاکیومنٹس تیار کیے۔

مکرم شمشاد ناصر صاحب وہاں کے مبلغ ہیں لکھتے ہیں، لیکن ان تمام کاموں سے بڑھ کر آپ کہا کرتی تھیں کہ تبلیغ کرنا ان کی پہلی محبت تھی اور ہر کام پر اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو ہی مقدم رکھا کرتی تھیں۔ کئی سال تک آپ لجنہ کی نیشنل تبلیغ سیکرٹری کے طور پر خدمات بجا لاتی رہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں بھی تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ نیز یونیورسٹی کیمپس اور گرجا گھروں میں بھی مختلف تبلیغی پروگرام منعقد کرنے میں فعال کردار ادا کیا کرتی تھیں۔ جماعتی لٹریچر کو مختلف ایتھنک (ethinic) گروہوں میں تقسیم کرنے کے لیے بھی آپ نے باقاعدہ منصوبہ تیار کیا ہوا تھا۔

یہ شمشاد صاحب کی رپورٹ نہیں تھی۔ یہ دوسرے حوالے سے آئی تھی۔ شمشاد صاحب نے جو ان کا ذکر کیا ہے وہ اس طرح ہے۔ لکھتے ہیں کہ سسٹر شکورہ نوریہ صاحبہ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ ہر وقت پاکستانی سٹائل کا بُرقع پہن کر رکھتیں۔ ان کا بُرقع ان کے کسی کام میں کبھی رکاوٹ نہیں بنا۔ جماعتی کاموں کی وجہ سے انہیں بعض اوقات

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

حکومتی سطح پر سینیٹرز، کانگریس مین وغیرہ سے بھی ملنا پڑتا تھا اور وہاں بھی بُرقع پہن کر جایا کرتی تھیں اور سارے کام بخوبی سرانجام دیتی تھیں۔ تبلیغ کے کاموں میں مبلغین کرام کی بہت مدد کرتی تھیں۔ شمشاد صاحب کہتے ہیں کہ میں جب یہاں نیا آیا تو میرے ساتھ بیٹھ کر مجھے امریکہ کی ہسٹری بتائی اور کام کرنے میں مدد کرتی تھیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ آپ کو خلافت کا بے حد احترام تھا اور بڑی گہری وابستگی تھی۔ اب میں جب 2018ء میں امریکہ گیا ہوں تو باوجود بیماری کے وہیل چیئر پر، بڑی مشکل سے، تکلیف سے ملنے بھی آئی تھیں۔ خطبات بڑی باقاعدگی کے ساتھ سنتی تھیں۔ شروع میں جب ایم.ٹی.اے نہیں تھا اور کیسٹ کے ذریعہ خطبہ آتا تھا تو آپ خطبے کا انگریزی ترجمہ کرنے میں بہت مدد کیا کرتی تھیں۔ نماز باجماعت کی پابند تھیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ میں نے تو جب بھی انہیں دیکھا مسجد میں ہی دیکھا اور باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں نماز باجماعت میں شامل ہوا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور اللہ تعالیٰ خدمت کے جذبے سے معمور اور اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایسے اَور لوگ بھی جماعت کو عطا فرمائے۔ ☆☆

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14ر ستمبر 2019 بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ غزالہ طارق (واقفۂ نو) کا ہے جو طارق علی بھٹی صاحب معلم سلسلہ ربوہ کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح عزیزم زاہد احمد بھٹی (مربی سلسلہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپئے حق مہر پر طے پایا ہے، جو منور حسین صاحب (پاکستان) کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کئے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ منزہ ناصر کا ہے جو محمد ناصر احمد طاہر صاحب (پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عزیز الرحمن (مربی سلسلہ) ابن سعید طارق صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپئے حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہاں پر بھی دونوں طرف سے وکیل مقرر کئے گئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ نثار کا ہے جو نثار احمد صاحب شہید (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم مطاہر احمد ابن مبشر احمد صاحب (لندن) کے ساتھ چھے ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے ولی ان کے بھائی ایاز محمود صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ باسلہ بشیر کا ہے جو بشیر احمد خان صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم حماد احمد مسعود (واقف نو) ابن مسعود احمد صاحب (سوئٹزر لینڈ) کے ساتھ پچیس ہزار سوئس فرانک حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ہبۃ الرحیم مریم کا ہے جو غفور احمد صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عدنان احمد عارف ابن مبارک احمد خان صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ڈاکٹر رغفور منان صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کر لیں یہ رشتے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26ر نومبر 2019)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت   دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت   کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13ر اگست 2019 بروز منگل نماز عصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرم مرزا نذیر احمد صاحب المعروف MNA آف کراچی (ووسٹر پارک، یوکے)

11ر اگست 2019ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مرزا حسین دین صاحب آف جہلم کے ذریعہ آئی تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تو آپ کے دادا حضورؑ کو دیکھتے ہی ایمان لاکر احمدیت میں داخل ہوگئے۔ آپ کو کراچی میں لمبا عرصہ بطور صدر جماعت اور سیکرٹری مال خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت جنون تھا۔ گو یورپ کی زبانیں نہیں جانتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی زبانوں کی کتب جیب میں رکھتے اور موقع ملنے پر تبلیغ کرتے۔ مرحوم بہت نیک، ملنسار، تہجد گزار اور صوم وصلوۃ کے پابند ایک فدائی احمدی تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 5 بچے اور کثرت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امتہ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (سابق جنرل مینیجر احمدیہ آئل مل، یوگنڈا)

25ر جولائی 2019ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت خواجہ عبد الرحمٰن میر صاحبؓ (سابق امیر جماعت کشمیر) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے عقیدت کا خاص تعلق تھا۔ احمدی بچوں کے رشتے کروانے کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ
(نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ)

21ر مئی 2019ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد باقاعدگی سے ادا کرنے والی ایک نیک اور بڑی صابر و شاکر خاتون تھیں۔ غربت میں زندگی بسر کرنے کے باوجود چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

(3) مکرم صاحبزادہ غلام احمد صاحب
(بازید خیل پشاور)

6ر جون 2019ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں چار ماہ رہنے کے بعد قادیان میں بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے تقریباً 11 سال ربوہ میں رہ کر اعزازی طور پر حضور کے خطبات، خطابات اور درسوں کا پشتو میں ترجمہ کیا اور انتہائی ذمہ دارانہ اور مخلصانہ طور پر اس خدمت کو سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم بہت مخلص، خوش خلق، ملنسار اور ایک باوفا نیک انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

خطبہ جمعہ

لوگو کیا تم سمجھتے ہو کہ اس عہد و پیمان کے کیا معنے ہیں؟

اس کا یہ مطلب ہے کہ اب تمہیں ہر اسود واحمر کے مقابلہ کیلئے تیار ہونا چاہیے……اور ہر قربانی کیلئے آمادہ رہنا چاہیے

لوگوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں مگر یارسول اللہؐ! اس کے بدلہ میں ہمیں کیا ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے

سب نے کہا کہ ہمیں یہ سودا منظور ہے، یارسول اللہؐ! اپنا ہاتھ آگے کریں

آپؐ نے اپنا دستِ مبارک آگے بڑھا دیا اور یہ ستّر جاں نثاروں کی جماعت ایک دفاعی معاہدہ میں آپؐ کے ہاتھ پر بک گئی

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب النبیؐ حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَان اور حضرت سعد بن عُبَادہ رضی اللہ عنہما کی سیرت مبارکہ کا بیان

سریہ عبداللہ بن جحش بطرف نخلہ، شہر بصرہ کے قیام اور بیعت عقبہ ثانیہ کا ایمان افروز تفصیلی بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍دسمبر 2019ء بمطابق 20؍فتح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں صحابہؓ کے ذکر میں حضرت عُتْبہ بن غزوان کا ذکر چل رہا تھا اور وہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس ضمن میں کچھ اَور باتیں بھی ہیں جو اَب بیان کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن 2 ہجری میں اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی قیادت میں ایک سریہ نخلہ کی طرف بھیجا۔ حضرت عُتْبہ بھی اس سریہ میں شامل تھے۔ اس سریہ کا ذکر پہلے بھی کچھ حد تک ایک صحابی کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔ بہرحال اب کچھ مختصر بھی بیان کر دیتا ہوں۔ سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ لکھا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا کہ قریش کی حرکات وسکنات کا زیادہ قریب سے ہو کر علم حاصل کیا جاوے تا کہ اس کے متعلق ہر قسم کی ضروری اطلاع بروقت میسر ہو جائے اور مدینہ ہر قسم کے اچانک حملوں سے محفوظ رہے۔ چنانچہ اس غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ مہاجرین کی ایک پارٹی تیار کی اور مصلحتاً اس پارٹی میں ایسے آدمیوں کو رکھا جو قریش کے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے تا کہ قریش کے مخفی ارادوں کے متعلق خبر حاصل کرنے میں آسانی ہو اور اس پارٹی پر آپؐ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کو امیر مقرر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سریہ کو روانہ کرتے ہوئے اس سریہ کے امیر کو یہ نہیں بتایا کہ تمہیں کہاں اور کس غرض سے بھیجا جا رہا ہے۔ چلتے ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک بند، سربمہر خط دے دیا اور فرمایا کہ اس خط میں تمہارے لیے ہدایات درج ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مدینہ سے دو دن کا سفر طے کر لو تو پھر اس خط کو کھول کر اس کی ہدایات کے مطابق عمل درآمد کرنا۔

جب دو دن کا سفر طے کر چکے تو عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو کھول کر دیکھا تو اس میں یہ الفاظ درج تھے کہ تم مکہ اور طائف کے درمیان وادیٔ نخلہ میں جاؤ اور وہاں جا کر قریش کے حالات کا علم لو اور پھر ہمیں اطلاع لا کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کے نیچے یہ ہدایت بھی لکھی تھی کہ اس مشن کے معلوم ہونے کے بعد اگر تمہارا کوئی ساتھی اس پارٹی میں شامل رہنے سے متامل ہو اور واپس چلے آنا چاہے یعنی جب یہ خط دیکھ لو اور پڑھ لو اور اس گروہ کا یا یہ سریہ جو بھیجا گیا ہے اس کا کیا مقصد ہے تو ان میں جو شامل افراد ہیں اگر ان میں سے کسی کو کچھ تأمل ہو، اعتراض ہو، متامل ہوں اور اگر واپس آنا چاہے تو واپس آ سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں ہے۔ بہرحال آپؐ نے فرمایا اسے واپس آنے کی اجازت دے دینا۔ عبداللہ نے آپؐ کی یہ ہدایت اپنے ساتھیوں کو سنا دی اور سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم بخوشی اس خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اس کے بعد یہ جماعت نخلہ کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں سعد بن ابی وقاصؓ اور عُتْبہ بن غزوانؓ کا اونٹ کھو گیا اور وہ اس کی تلاش کرتے کرتے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے اور باوجود بہت تلاش کے انہیں نہ مل سکے یعنی اپنے ساتھیوں کو نہ مل سکے اور اب یہ پارٹی جو گئی تھی یہ صرف چھ کس کی رہ گئی۔ اس میں صرف چھ افراد رہ گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک مستشرق ہے مارگولیس اس کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے اس موقع پر یہ لکھا کہ سعد بن ابی وقاصؓ اور عُتْبہؓ نے جان بوجھ کر اپنا اونٹ چھوڑ دیا تھا اور اس بہانہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ان جاں نثارانِ اسلام پر جن کی زندگی کا ایک ایک واقعہ ان کی شجاعت اور فدائیت پر شاہد ہے اور جن میں سے ایک غزوہ بئرِ معونہ میں کفار کے ہاتھوں شہید بھی ہوا اور دوسرا کئی خطرناک معرکوں میں نمایاں حصہ لے کر بالآخر عراق کا فاتح بنا، ان کے بارے میں اس قسم کا شبہ محض اپنے من گھڑت خیالات کی بنا پر کرنا مسٹر مارگولیس ہی کا حصہ ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ مارگولیس اپنی کتاب میں یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے یہ کتاب ہر قسم کے تعصّب سے پاک ہو کر لکھی ہے۔

بہرحال یہ تو ان لوگوں کا طریق ہے جہاں بھی اسلام اور مسلمانوں پر اعتراض کا موقع ملے یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اب اصل واقعہ جو سریہ کا تھا اس کی طرف آتا ہوں۔

یہ مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت تھی، جب نخلہ پہنچی اور اپنے کام یعنی انفارمیشن لینے، اطلاعات لینے میں مصروف ہوگئی کہ کفار مکہ کی موومنٹس (movements) کیا ہیں۔ ان کے ارادے کیا ہیں۔ مسلمانوں کے بارے میں کوئی حملے کا منصوبہ تو نہیں؟ تو یہ معلومات لینے میں، اپنے کام میں وہ مصروف ہوگئی اور ان میں سے بعض نے اخفائے راز کے خیال سے اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیے تا کہ راہ گیر وغیرہ ان کو عمرے کے خیال سے آئے ہوئے لوگ سمجھ کر کسی قسم کا شبہ نہ کریں لیکن ایک دن اچانک وہاں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ بھی آ پہنچا جو طائف سے مکہ کی طرف جا رہا تھا اور ہر دو جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے ہوگئیں۔ مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خفیہ خفیہ خبر رسانی کے لیے بھیجا تھا، کوئی باقاعدہ حملے کیلئے نہیں بھیجا تھا لیکن دوسری طرف قریش سے جنگ شروع ہو چکی تھی یعنی آمنے سامنے ہو گئے تھے اور دونوں حریف ایک دوسرے کے سامنے تھے اور پھر طبعاً یہ بھی اندیشہ تھا کہ اب جو قریش کے ان قافلہ والوں نے مسلمانوں کو دیکھ لیا ہے تو اس خبر رسانی جس کیلئے بھیجے گئے تھے اس کا راز مخفی نہیں رہ سکتا۔ ایک دقت یہ بھی تھی کہ بعض مسلمانوں کو خیال تھا کہ شاید یہ دن رجب یعنی شَہرِ حرام کا آخری ہے جس میں عرب کے قدیم دستور کے مطابق لڑائی نہیں ہونی چاہیے اور بعض سمجھتے تھے کہ رجب گزر چکا ہے اور شعبان شروع ہے اور بعض روایات میں ہے کہ یہ سریہ جمادی الآخر میں بھیجا گیا تھا اور شک یہ تھا کہ یہ دن جمادی کا دن ہے یا رجب کا لیکن دوسری طرف نخلہ کی وادی عین حرم کے علاقہ کی حد پر واقع تھی اور یہ ظاہر تھا کہ اگر آج ہی کوئی فیصلہ نہ ہوا تو کل کو یہ قافلہ حرم کے علاقہ میں داخل ہو جائے گا جس کی حرمت یقینی ہوگی۔ غرض ان سب باتوں کو سوچ کر مسلمانوں نے آخر یہی فیصلہ کیا کہ قافلہ پر حملہ کر کے یا تو قافلہ والوں کو قید کر لیا جائے اور یا مار دیا جائے۔ بہرحال انہوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی مارا گیا اور دو آدمی قید ہو گئے۔ چوتھا آدمی بھاگ کر نکل گیا اور مسلمان اسے پکڑ نہ سکے اور اس طرح ان کی تجویز کامیاب ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے قافلہ کے سامان پر قبضہ کر لیا اور چونکہ قریش کا ایک آدمی بچ کر نکل گیا تھا اور یقین تھا کہ اس لڑائی کی خبر جلدی مکہ پہنچ جائے گی تو عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھی سامانِ غنیمت لے کر جلد جلد مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔

اس موقع پر مارگولیس صاحب لکھتے ہیں کہ دراصل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ دستہ دیدہ دانستہ اس نیت سے شَہرِ حرام میں بھیجا تھا کہ چونکہ اس مہینہ میں قریش طبعاً غافل ہوں گے، مسلمانوں کو ان کے قافلہ کے لوٹنے کا

آسان اور یقینی موقع مل جائے گا لیکن ہر عقل مند انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایسی مختصر پارٹی کو اتنے دور دراز علاقہ میں کسی قافلہ کی غارت گری کے لیے نہیں بھیجا جا سکتا خصوصاً جبکہ دشمن کا ہیڈ کوارٹر اتنا قریب ہو اور پھر یہ بات تاریخ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ پارٹی محض خبر رسانی کی غرض سے بھیجی گئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ علم ہوا کہ صحابہؓ نے قافلہ پر حملہ کیا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور جب یہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو سارے حالات سنائے اور ماجرے کی اطلاع دی تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں شہر حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی ہوئی اور آپؐ نے مالِ غنیمت بھی لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر عبداللہ اور ان کے ساتھی سخت نادم اور پشیمان ہوئے۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم خدا اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ صحابہؓ نے بھی ان کو سخت ملامت کی کہ تم نے کیا کیا۔

دوسری طرف قریش نے بھی شور مچایا کہ مسلمانوں نے شہرِ حرام کی حرمت کو توڑ دیا ہے اور چونکہ جو شخص مارا گیا تھا یعنی عمرو بن الحَضرَمی وہ ایک رئیس آدمی تھا اور پھر وہ عُتبہ بن رَبیعہ رئیس مکہ کا حلیف بھی تھا اس لیے بھی اس واقعہ نے قریش کی آتش غضب کو بہت بھڑکا دیا اور انہوں نے آگے سے بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ الغرض اس واقعہ پر مسلمانوں اور کفار ہر دو میں بہت چہ میگوئیاں ہوئیں اور بالآخر قرآن کریم کی یہ آیت وحی ہوئی، نازل ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے پھر مسلمانوں کی تسلی اور تشفی بھی ہوئی کہ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الشَّہۡرِ الۡحَرَامِ قِتَالٍ فِیۡہِ قُلۡ قِتَالٌ فِیۡہِ کَبِیۡرٌ وَ صَدٌّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ کُفۡرٌۢ بِہٖ وَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَ اِخۡرَاجُ اَہۡلِہٖ مِنۡہُ اَکۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ الۡفِتۡنَۃُ اَکۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ وَ لَا یَزَالُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ حَتّٰی یَرُدُّوۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِکُمۡ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا (البقرة:218)

یعنی لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہر حرام میں لڑنا کیسا ہے؟ تُو ان کو جواب دے کہ بے شک شہرِ حرام میں لڑنا بہت بری بات ہے لیکن شہرِ حرام میں خدا کے دین سے لوگوں کو جبراً روکنا بلکہ شہرِ حرام اور مسجدِ حرام دونوں کا کفر کرنا یعنی ان کی حرمت کو توڑنا اور پھر حرم کے علاقہ سے اس کے رہنے والوں کو بزور نکالنا جیسا کہ اے مشرکو! تم لوگ کر رہے ہو یہ سب باتیں خدا کے نزدیک شہرِ حرام میں لڑنے کی نسبت بھی زیادہ بری ہیں اور یقیناً شہرِ حرام میں ملک کے اندر فتنہ پیدا کرنا اس قتل سے بدتر ہے جو فتنہ کو روکنے کے لیے کیا جاوے اور اے مسلمانو! کفار کا تو یہ حال ہے کہ وہ تمہاری عداوت میں اتنے اندھے ہو رہے ہیں کہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئیں گے اور وہ اپنی یہ لڑائی جاری رکھیں گے حتیٰ کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں بشرطیکہ وہ اس کی طاقت پائیں۔

چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسلام کے خلاف رؤسائے قریش اپنے خونی پراپیگنڈے کو اَشْہُرِ حُرُم میں بھی برابر جاری رکھتے تھے بلکہ اَشْہُرِ حُرُم کے اجتماعوں اور سفروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ان مہینوں میں اپنی مفسدانہ کارروائیوں میں اَور بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے اور پھر کمال بے حیائی سے اپنے دل کو جھوٹی تسلی دینے کے لیے وہ عزت کے مہینوں کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر منتقل بھی کر دیا کرتے تھے جسے وہ نَسِیْء کے نام سے پکارتے تھے اور پھر آگے چل کر تو انہوں نے غضب ہی کر دیا کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں باوجود پختہ عہد و پیمان کے کفارِ مکہ اور ان کے ساتھیوں نے حرم کے علاقہ میں مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ کے خلاف تلوار چلائی اور پھر جب مسلمان اس قبیلہ کی حمایت میں نکلے تو ان کے خلاف بھی عین حرم میں تلوار استعمال کی۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس جواب سے یعنی جو قرآن کریم کی آیت ہے اس سے مسلمانوں کی تو تسلی ہونی ہی تھی قریش بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے اور اس دوران میں ان کے آدمی بھی اپنے دو قیدیوں کو چھڑانے کے لیے مدینہ پہنچ گئے لیکن چونکہ ابھی تک سعد بن ابی وقاصؓ اور عُتبہ بن غزوانؓ واپس نہیں آئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق خدشہ تھا کہ اگر وہ قریش کے ہاتھ پڑ گئے تو قریش انہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی تک قیدیوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے آدمی بخیریت مدینہ پہنچ جائیں گے تو پھر میں تمہارے آدمیوں کو چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ جب وہ دونوں واپس پہنچ گئے تو آپؐ نے فدیہ لے کر دونوں قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن ان قیدیوں میں سے ایک شخص پر مدینہ کے قیام کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ اور اسلامی تعلیم کی صداقت کا اس قدر گہرا اثر ہو چکا تھا کہ اس نے آزاد ہو کر بھی واپس جانے سے انکار کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو گیا۔ اسلام لے آیا اور بالآخر بئر معونہ میں شہید ہوا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 330 تا 334)

پس مارگولیس جو معترض ہے اس کے اعتراض کا جواب دینے کے لیے ان کا اسلام لانا اور پھر اسلام کی خاطر قربانی دینا یہی کافی ہے لیکن بہرحال ان چیزوں کو یہ لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں۔

حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کو غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(اسد الغابہ فی معرفة الصحابة جلد 3 صفحہ 559 عُتبہ بن غزوان، دار الکتب العلمیة بیروت 2003ء)

حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کے دو آزاد کردہ غلاموں خَبّابؓ اور سعد کو بھی ان کے ساتھ جنگِ بدر میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد 2 صفحہ 439 خباب مولی عُتبہ بن غزوان دار الجیل بیروت 1992ء) (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد 2 صفحہ 612 سعد مولی عُتبہ بن غزوان دار الجیل بیروت 1992ء)

حضرت عُتبہ بن غزوانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 72 من حلفاء بنی نوفل بن عبد مناف دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

حضرت عمرؓ نے حضرت عُتبہؓ کو ارضِ بصرہ کی سرزمین کی طرف روانہ فرمایا تا کہ وہ اُبُلَّہ مقام کے لوگوں سے لڑیں جو فارس سے ہیں۔ روانہ کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے انہیں فرمایا کہ تم اور تمہارے ساتھی چلتے جاؤ یہاں تک کہ سلطنتِ عرب کی انتہا اور مملکتِ عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ۔ پس تم اللہ کی برکت اور بھلائی کے ساتھ چلو۔ جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور جان لو کہ تم سخت دشمنوں کے پاس جا رہے ہو۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اور میں نے حضرت علاء بن حَضرَمی کو لکھ دیا ہے کہ عَرفَجَہ بن ہَرثَمَہ کے ذریعہ تمہاری مدد کرے کیونکہ وہ دشمن سے لڑنے میں بڑا تجربہ کار اور فنِ حرب سے خوب واقف ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا پس تم اس سے مشورہ لینا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔ جو شخص تمہاری بات مان لے اسکا اسلام قبول کرنا اور جو شخص نہ مانے اس پر جزیہ مقرر کرنا جس کو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی کے ساتھ ادا کرے اور جو اس کو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا یعنی اپنے مذہب میں رہ کر وہاں رہنا۔ چاہے پھر وہ جزیہ دینے کو بھی نہ تیار ہو، مسلمان بھی نہ ہو اور لڑائی پر بھی آمادہ ہو، تو پھر آپؓ نے فرمایا کہ پھر تلوار سے کام لینا۔ پھر تمہارا ابھی کام ہے کہ تلوار سے کام لو۔ عربوں میں سے جنکے پاس سے گزرو انہیں جہاد کی ترغیب دینا اور دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جو تمہارا ربّ ہے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت عُتبہؓ کو بصرہ کی طرف آٹھ سو آدمیوں کے ساتھ روانہ فرمایا تھا۔ بعد میں مزید مدد بھی پہنچائی۔ حضرت عُتبہؓ نے اُبُلَّہ مقام کو فتح کیا اور اس جگہ بصرہ شہر کی حد بندی کی۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کو شہر بنایا اور اسے آباد کیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے جب حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کو بصرہ پر والی مقرر فرمایا تو خُرَیبَہ مقام پر وہ ٹھہرے تھے۔ خُرَیبَہ فارس کا ایک پرانا شہر تھا جسے فارسی میں وَھشتَاباذ اُرْدشِیر کہتے تھے۔ عربوں نے اسے خُرَیبَہ کا نام دیا۔ اس کے پاس جنگِ جمل بھی ہوئی تھی۔ حضرت عُتبہؓ نے حضرت عمرؓ کے نام خط میں لکھا کہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسی جگہ ناگزیر ہے جہاں وہ سردیوں کا موسم گزار سکیں اور جنگوں سے واپسی پر ٹھہر سکیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ انہیں ایک ایسی جگہ جمع کرو جہاں پانی اور چراگاہ قریب ہو۔ اگر یہ منصوبہ ہے تو جگہ ایسی ہونی چاہیے جہاں پانی بھی موجود ہو اور جانوروں کے لیے چراگاہ بھی ہو۔ اس پر حضرت عُتبہ نے انہیں بصرہ میں جا ٹھہرایا۔ مسلمانوں نے وہاں بانس سے مکان تعمیر کیے۔ حضرت عُتبہؓ نے بانس سے مسجد تعمیر کروائی۔ یہ 14 ہجری کا واقعہ ہے۔ حضرت عُتبہ نے مسجد کے قریب ہی کھلی جگہ پر امیر کا گھر بنوایا۔ لوگ جب جنگ کے لیے نکلتے تو ان بانس سے بنے گھروں کو اکھاڑتے اور باندھ کر رکھ جاتے اور جب واپس آتے تو اسی طرح دوبارہ گھر بناتے۔ بعد میں لوگوں نے وہاں پکے مکان بنانے شروع کیے۔ حضرت عُتبہؓ نے مِحْجَن بن اَدْرَع کو حکم دیا جس نے بصرہ کی جامع مسجد کی بنیاد ڈالی اور اسے بانسوں سے تیار کیا۔ اس کے بعد حضرت عُتبہؓ حج کرنے کے لیے نکلے اور مُجاشِع بن مسعود کو جانشین بنایا، اپنا قائم مقام بنایا اور اسے فرات کی طرف کوچ کا حکم دیا اور حضرت مُغیرہ بن شُعبہؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں۔ جب حضرت عُتبہؓ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے بصرہ کی ولایت سے استعفیٰ دینا چاہا۔ کہہ دیا کہ اب میرے لیے بڑا مشکل ہے کسی اَور کو وہاں کا امیر مقرر کر دیں۔ تاہم حضرت عمرؓ نے ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا۔ روایت میں آتا ہے کہ اس پر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اب اس شہر کی طرف دوبارہ نہ لوٹانا۔ چنانچہ وہ اپنی سواری سے گر پڑے اور 17ر ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ اُس وقت ہوا جبکہ حضرت عُتبہؓ مکہ سے بصرہ کی طرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہنچ گئے تھے جس کو لوگ مَعْدِن بَنِی سُلَیم کہتے ہیں۔ ایک دوسرے قول کے مطابق 17 ہجری میں رَبَذَہ مقام پر ان کا انتقال ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا | بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا | کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو | اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دعاء فاتحہ کو پڑھ کے بار بار | کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

تھا اور ایک تیسرا قول بھی ہے۔ ان کی وفات کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں کہ 17 ؍ہجری میں ستاون سال کی عمر پا کر بصرہ میں حضرت عُتْبہؓ نے وفات پائی تھی۔ انہیں پیٹ کی بیماری تھی اور بعض نے ان کی وفات کا سال 15 ہجری بھی بیان کیا ہے۔ حضرت عُتْبہؓ کی وفات کے بعد ان کا غلام سُوَید حضرت عُتْبہؓ کا سامان اور ترکہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا۔ حضرت عُتْبہؓ نے ستاون برس کی عمر پائی۔ وہ دراز قد اور خوب صورت تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 559-560 عُتْبہ بن غزوان، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (کتاب جمل من انساب الاشراف جزء 13 نسب بنی مازن بن منصور صفحہ 298 وحاشیہ، دار الفکر بیروت 1996ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 73 عُتْبہ بن غزوان دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

خالد بن عُمیر عَدَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عُتْبہ بن غَزوانؓ نے ہمیں خطاب کیا۔ انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا اَمَّا بَعْدُ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اس نے تیزی سے پیٹھ پھیر لی ہے یعنی دنیا اب قیامت کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس میں کچھ بھی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ جتنا برتن میں کچھ مشروب بچ رہتا ہے جسے اس کا پینے والا چھوڑ دیتا ہے۔ تم یہاں سے ایک لازوال گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو یعنی یہ زندگی عارضی ہے۔ پس جو تمہارے پاس ہے اس سے بہتر میں منتقل ہو جاؤ کیونکہ ہمارے پاس ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے گا پھر وہ ستر برس تک اس میں گرتا جائے گا اور اس کی تہ تک نہ پہنچ پائے گا اور اللہ کی قَسم! اس دوزخ کو ضرور بھرا جائے گا۔ یعنی کہ گناہ گاروں کو ایسی جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اس لیے موقع ہے اس زندگی سے فائدہ اٹھاؤ اور نیکیوں کی طرف توجہ دو۔ یہ مقصد تھا آپؓ کا۔ پھر فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور تمہیں بتایا گیا کہ جنت کے دو کواڑوں میں سے ایک کواڑ سے دوسرے کواڑ تک چالیس برس کا فاصلہ ہے اور ضرور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کی کثرت سے بھر جائے گی۔ میں نے اپنے تئیں دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات میں سے ایک تھا اور کبھی درختوں کے پتوں کے سوا ہمارا کوئی کھانا نہیں تھا یعنی وہ زمانہ ہم پر آیا تھا کہ جب ہماری بہت بری حالت تھی۔ درختوں کے پتے ہم کھایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ پھر آپؓ کہتے ہیں اپنا واقعہ سنا رہے ہیں کہ مجھے ایک چادر ملی اور اسے پھاڑ کر اپنے اور سعد بن مالک کے لیے دو ٹکڑے کر لیے۔ یہ حالت تھی ہماری کہ پوری طرح ڈھانکنے کے لیے چادر بھی نہیں تھی۔ آدھے کا میں نے اپنے جسم کو لپیٹنے کے لیے ازار بنا لیا اور آدھے کا سعد نے۔ آپؓ نے فرمایا لیکن آج ہم میں سے کوئی صبح کرتا ہے تو کسی شہر کا امیر ہوتا ہے اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے نفس میں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک بہت چھوٹا ہوں۔ اس لیے آپؓ نے فرمایا کہ میری تو عاجزی کی یہ حالت ہے کہ میں اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھتا ہوں۔ حالات اب تبدیل ہو گئے ہیں۔ کشائش پیدا ہو گئی ہے اور اب تم لوگوں کو بہت زیادہ فکر کرنی چاہیے۔

پھر فرمایا کوئی نبوت ماضی میں ایسی نہیں ہوئی جس کا اثر زائل نہ ہوا ہو حتیٰ کہ اس کا انجام بادشاہت نہ ہوا اور تم حقیقتِ حال جان لو گے اور حکام کا تمہیں ہمارے بعد تجربہ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر 2967)

آپؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں بھی ایسے حالات آجائیں گے کہ دنیاداری پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت تم دیکھ لینا کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے لیکن تم لوگ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنا، دین کی طرف توجہ رکھنا، روحانیت کی طرف توجہ رکھنا اور اسی سے جنت میں جانے کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سعد بن عُبَادہؓ ہے۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تھا۔ ان کے والد کا نام عُبَادہ بن دُلَیم اور والدہ کا نام عَمْرَہ تھا جو کہ مسعود بن قَیس کی تیسری بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ حضرت سعد بن زید اَشْہَلِی کے خالہ زاد بھائی تھے جو کہ اہلِ بدر میں سے تھے۔ حضرت سعدؓ نے دو شادیاں کی تھیں۔ غَزِیَّہ بنتِ سَعد جس سے سعید، محمد اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے اور دوسری فُکَیْہَہ بنتِ عُبَید جس سے قیس، اُمامہ اور سَدوس کی پیدائش ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 460-461، سعد بن عُبَادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

مَنْدُوس بنتِ عُبَادہ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کی بہن تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کی ایک اَور بہن بھی تھیں جن کا نام لیلیٰ بنت عُبَادہ تھا۔ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے اسلام قبول کیا تھا۔

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

(الطبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 277، ومن بنی ساعدۃ ابن کعب بن الخزرج، مَنْدُوس بِنْتِ عُبَادَۃ، لَیْلٰی بِنْتِ عُبَادَۃ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت سعد بن عُبَادہؓ کی کنیت اَبو ثابِت تھی۔ بعض نے ان کی کنیت ابو قَیس بھی بیان کی ہے جبکہ پہلا قول درست اور صحیح لگتا ہے یعنی ابو ثابِت۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ساعدہ کے نقیب تھے۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ سردار اور سخی تھے اور تمام غزوات میں انصار کا جھنڈا ان کے پاس رہا۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ انصار میں صاحبِ وجاہت اور ریاست تھے۔ ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی صفحہ 441 سعد بن عُبَادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

حضرت سعد بن عُبَادہؓ زمانہ جاہلیت میں عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ اس وقت کتابت کم لوگ جانتے تھے۔ وہ تیراکی اور تیر اندازی میں بھی مہارت رکھتے تھے اور ان چیزوں میں جو شخص مہارت رکھتا تھا اس کو کامل کہا جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت سعد بن عُبَادہؓ اور ان سے قبل ان کے آباؤ اجداد اپنے قلعہ پر اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس کو گوشت اور چربی پسند ہو تو وہ دُلَیم بن حارِثہ کے قلعہ میں آ جائے۔ ہِشَام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد بن عُبَادہؓ کو اس وقت پایا جب وہ اپنے قلعہ پر آواز دیا کرتے تھے کہ جو شخص چربی یا گوشت پسند کرتا ہے وہ سعد بن عُبَادہ کے پاس آئے یعنی جانوروں کا گوشت ذبح کروا کے تقسیم کرتے تھے۔ میں نے ان کے بیٹے کو بھی اسی حالت میں پایا کہ وہ بھی اسی طرح دعوت دیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں مدینہ کے راستے پر چل رہا تھا۔ اس وقت میں جوان تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ میرے ساتھ سے گزر رہے تھے، ہِشَام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ کہتے ہیں اس وقت میں جوان تھا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ میرے پاس سے گزرے جو عَالِیَہ مقام جو مدینہ سے نجد کی طرف چار سے آٹھ میل کے درمیان واقع ایک وادی ہے، وہاں اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے جوان! ادھر آؤ۔ عبداللہ بن عمر نے ان کے والد کو بلایا۔ انہوں نے کہا کہ اے جوان! دیکھو! آیا تمہیں سعد بن عُبَادہ کے قلعہ پر کوئی آواز دیتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ قلعہ قریب تھا۔ میں نے دیکھا اور کہا نہیں۔ انہوں نے کہا تم نے سچ کہا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 460-461 سعد بن عُبَادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (عمدۃ القاری جلد 16 صفحہ 279 کتاب فضائل الصحابہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

لگتا ہے کہ جتنا کُھلا ہاتھ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کا تھا اور جس طرح وہ تقسیم کیا کرتے تھے اس کے بعد وہ کام جاری نہیں رہا۔ اس لیے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے یہ پوچھا۔

حضرت نافعؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت سعد بن عُبَادہؓ کے قلعہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھے کہا کہ اے نافع! یہ ان کے آباؤ اجداد کے گھر ہیں۔ سال میں ایک دن منادی کرنے والا یہ آواز دیتا کہ جو چربی اور گوشت کھانے کا خواہش مند ہے وہ دُلیم کے گھر آ جائے پھر دُلیم فوت ہو گیا تو عُبَادہ ایسے اعلان کرنے لگے۔ جب عُبَادہ فوت ہو گئے تو حضرت سعدؓ ایسے اعلان کرنے لگے۔ پھر میں نے قیس بن سعد کو ایسا کرتے دیکھا اور قیس حد سے زیادہ سخاوت کرنے والے لوگوں میں سے تھا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الثانی صفحہ 595 سعد بن عُبَادہ، دار الجیل بیروت 1992ء)

پس اس روایت سے مزید وضاحت ہو گئی کہ ان کی اولاد تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد وہ حالت نہیں رہی۔ حضرت سعد بن عُبَادہؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقعے پر اسلام قبول کیا تھا۔

(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 375 دار الاشاعت کراچی 2004ء)

سیرت خاتم النبیینؐ میں اس کے حالات اس طرح بیان ہوئے ہیں کہ 13 ؍نبوی کے ماہ ذوالحجہ میں حج کے موقع پر اوس اور خزرج کے کئی آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں ستّر شخص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے اور یا مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے مکہ آئے تھے۔ مُصْعَب بن عمیرؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ مُصْعَبؓ کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آ کر مل جاؤ۔ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مُصْعَبؓ نے جواب دیا، اپنی ماں کو کہا کہ مَیں ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں مِلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر پھر آپ کے پاس آؤں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔ ماں ان کی یہ بات کہ پہلے مجھے نہیں ملے سن کے بڑی جلی بھنی بیٹھی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مُصْعَبؓ نے کہا کہ ماں مَیں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا؟ مُصعَبؓ کہنے لگے، بڑی آہستہ سے جواب دیا کہ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکی مشرکہ تھی۔ سنتے ہی شور مچادیا کہ مجھے ستاروں کی قَسم ہے۔ میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہ ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مُصعَبؓ کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ ہوشیار تھے جلدی سے بھاگ کر نکل گئے۔

بیعتِ عقبہ ثانیہ کے تعلق میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُصعَبؓ سے انصار کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور ان میں سے بعض لوگ آپؐ سے انفرادی طور پر ملاقات بھی کر چکے تھے مگر چونکہ اس موقع پر ایک اجتماعی اور خلوت کی ملاقات، علیحدہ ملاقات کی ضرورت تھی اس لیے مراسم حج کے بعد ماہ ذی الحجہ کی وسطی تاریخ مقرر کی گئی کہ اس دن نصف شب کے قریب یہ سب لوگ گذشتہ سال والی گھاٹی میں آپؐ کو آ کر ملیں تا کہ اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ علیحدگی میں بات چیت ہو سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو تاکید فرمائی کہ اکٹھے نہ آئیں بلکہ ایک ایک کر کے، دو دو کر کے وقتِ مقررہ پر گھاٹی میں پہنچ جائیں اور سوتے کو نہ جگائیں اور نہ غیر حاضر کا انتظار کریں۔ جو موجود ہیں وہ آ جائیں۔ چنانچہ جب مقررہ تاریخ آئی تو رات کے وقت جبکہ ایک تہائی رات جا چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے گھر سے نکلے اور راستہ میں اپنے چچا عباس کو ساتھ لیا جو ابھی تک مشرک تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے تھے اور خاندان ہاشم کے رئیس تھے اور پھر دونوں مل کر اس گھاٹی میں پہنچے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ انصار بھی ایک ایک دو دو کر کے آ پہنچے اور یہ ستّر اشخاص تھے اور اوس اور خزرج دونوں قبیلوں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ سب سے پہلے عباس نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے، گفتگو شروع کی کہ اے خزرج کے گروہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان میں معزز و محبوب ہے اور وہ خاندان آج تک اس کی حفاظت کا ضامن رہا ہے اور ہر خطرہ کے وقت میں اس کے لیے سینہ سپر ہوا ہے مگر اب محمدؐ کا ارادہ اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جانے کا ہے۔ سو اگر تم اسے اپنے پاس لے جانے کی خواہش رکھتے ہو تو تمہیں اس کی ہر طرح حفاظت کرنی ہوگی اور ہر دشمن کے ساتھ سینہ سپر ہونا پڑے گا۔ اگر تم اس کے لیے تیار ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے صاف صاف جواب دے دو کیونکہ صاف صاف بات اچھی ہوتی ہے۔ اَلْبَرَاءِ بِن مَعْرُوْر جو انصار کے قبیلہ کے ایک معمر اور بااثر بزرگ تھے انہوں نے کہا کہ عباس ہم نے تمہاری بات سن لی ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہؐ خود بھی اپنی زبانِ مبارک سے کچھ فرمائیں اور جو ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں وہ بیان فرمائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی تعلیم بیان فرمائی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں اپنے لیے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو۔ جب آپؐ تقریر ختم کر چکے تو اَلْبَرَاء بن مَعْرُور نے عرب کے دستور کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یا رسول اللہؐ! ہمیں اس خدا کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ہم اپنی جانوں کی طرح آپؐ کی حفاظت کریں گے۔ ہم لوگ تلواروں کے سایہ میں پلے ہیں۔ مگر ابھی وہ بات ختم نہیں کر پائے تھے کہ اَبُو الْھَیْثَم بن تَیِّہان نے ان کی بات کاٹ کر کہا کہ یا رسول اللہؐ! یثرب کے یہود کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں۔ آپؐ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپؐ کو غلبہ دے تو آپؐ ہمیں چھوڑ کر اپنے وطن میں واپس تشریف لے آئیں اور ہم نہ اِدھر کے رہیں نہ اُدھر کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپؐ نے ہنس کے فرمایا نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست ہوں گے۔ تمہارے دشمن میرے دشمن ہوں گے۔ اس پر عباس بن عُبَادہ انصاری نے اپنے ساتھیوں پر نظر ڈال کر کہا۔ لوگو کیا تم سمجھتے ہو کہ اس عہد و پیمان کے کیا معنے ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ اب تمہیں ہر اسود و احمر کے مقابلہ کے لیے تیار ہونا چاہیے یعنی ہر قوم کے لوگ جو ہیں تمہارے خلاف ہو جائیں گے ان کے مقابلے کے لیے تیار ہونا چاہیے اور ہر قربانی کے لیے آمادہ رہنا چاہیے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں مگر یا رسول اللہؐ! اس کے بدلہ میں ہمیں کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں یہ سودا منظور ہے۔ یا رسول اللہؐ! اپنا ہاتھ آگے کریں۔ آپؐ نے اپنا دستِ مبارک آگے بڑھا دیا اور یہ ستّر جاں نثاروں کی جماعت ایک دفاعی معاہدہ میں آپؐ کے ہاتھ پر بِک گئی۔ اس بیعت کا نام بیعتِ عقبہ ثانیہ ہے۔

جب یہ بیعت ہو چکی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ موسیٰ نے اپنی قوم میں سے بارہ نقیب چنے تھے جو موسیٰ کی طرف سے ان کے نگران اور محافظ تھے۔ میں بھی تم میں سے بارہ نقیب مقرر کرنا چاہتا ہوں جو تمہارے نگران اور محافظ ہوں گے اور وہ میرے لیے عیسیٰ کے حواریوں کی طرح ہوں گے اور میرے سامنے اپنی قوم کے متعلق جواب دہ ہوں گے۔ پس تم مناسب لوگوں کے نام تجویز کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ بارہ آدمی تجویز کیے گئے جنہیں آپؐ نے منظور فرمایا اور انہیں ایک ایک قبیلے کا نگران مقرر کر کے ان کے فرائض سمجھا دیے اور بعض قبائل کے لیے آپؐ نے دو دو نقیب مقرر فرمائے۔ جب نقیبوں کا تقرر ہو چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب نے انصار سے تاکید کی کہ انہیں بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ قریش کے جاسوس سب طرف نظر لگائے بیٹھے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس قول و اقرار کی خبر نِکل جائے اور مشکلات پیدا ہو جائیں۔ ابھی غالباً وہ یہ تاکید کر ہی رہے تھے کہ گھاٹی کے اوپر سے رات کی تاریکی میں کسی شیطان کی آواز آئی یعنی کوئی شخص چھپا تھا، جاسوسی کر رہا تھا کہ اے قریش! تمہیں بھی کچھ خبر ہے کہ یہاں (نعوذ باللہ) مُذَمَّم اور اس کے ساتھ کے مرتدین تمہارے خلاف کیا عہد و پیمان کر رہے ہیں؟ اس آواز نے سب کو چونکا دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل مطمئن رہے اور فرمایا کہ اب آپ لوگ جس طرح آئے تھے اسی طرح ایک ایک دو دو ہو کر اپنی قیام گاہوں میں واپس چلے جاؤ۔ عَبَّاس بن نَضْلَہ انصاری نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! ہمیں کسی کا ڈر نہیں ہے۔ اگر حکم ہو تو ہم آج صبح ہی ان قریش پر حملہ کر کے انہیں ان کے مظالم کا مزہ چکھا دیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں مجھے ابھی تک اس کی اجازت نہیں ہے۔ بس تم صرف یہ کرو کہ خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے خیموں میں واپس چلے جاؤ۔ جس پر تمام لوگ ایک ایک دو دو کر کے دبے پاؤں گھاٹی سے نکل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے چچا عباس کے ساتھ مکہ واپس تشریف لے آئے۔ قریش کے کانوں میں چونکہ بھنک پڑ چکی تھی کہ اس طرح کوئی خفیہ اجتماع ہوا ہے۔ وہ صبح ہوتے ہی اہلِ یثرب کے ڈیرہ میں گئے اور ان سے کہا کہ آپ کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں اور ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ان تعلقات کو خراب کریں مگر ہم نے سنا ہے کہ گذشتہ رات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ آپ کا کوئی خفیہ معاہدہ یا سمجھوتہ ہوا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ اوس اور خزرج میں سے جو لوگ بت پرست تھے ان کو چونکہ اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں تھی وہ سخت حیران ہوئے اور صاف انکار کیا کہ قطعاً کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ عبداللہ بن اُبَیّ بِن سَلُول بھی جو بعد میں منافقینِ مدینہ کا سردار بنا وہ بھی اس گروہ میں تھا۔ اس نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بھلا یہ ممکن ہے کہ اہلِ یثرب کوئی اہم معاملہ طے کریں اور مجھے اس کی اطلاع نہ ہو؟ غرض اس طرح قریش کا شک رفع ہوا اور وہ واپس چلے آئے اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی انصار بھی واپس یثرب کی طرف کُوچ کر گئے لیکن ان کے کُوچ کر جانے کے بعد قریش کو کسی طرح اس خبر کی تصدیق ہو گئی کہ واقعی اہلِ یثرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کیا ہے جس پر ان میں سے بعض آدمیوں نے اہلِ یثرب کا پیچھا کیا۔ قافلہ تو نکل گیا تھا مگر سَعد بن عُبَادہؓ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان کو یہ لوگ پکڑ لائے اور مکہ کے پتھریلے میدان میں لا کر خوب زدوکوب کیا اور سر کے بالوں سے پکڑ کر اِدھر اُدھر گھسیٹا۔ آخر جُبَیر بن مُطْعِم اور حَارِث بن حَرْب کو جو سعد کے واقف تھے انہیں اطلاع ہوئی تو انہوں نے ان کو ظالم قریش کے ہاتھ سے چھڑایا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 227 تا 229، 232۔233)

حضرت سعد بن عُبَادہؓ کے تعلق سے ابھی کچھ اَور ذکر بھی ہے ان شاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

......☆......☆......☆......

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں
اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں
ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں
ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں
(ماخوذ از خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 ردسمبر 2019)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

اسلام کی حقیقی تعلیمات کا دہشت گردی اور انتہا پسندی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام تو امن، پیار، تحمل اور صلح کا مذہب ہے
’’اسلام‘‘ کا لفظی مطلب ہی ’’امن اور سلامتی‘‘ ہے، پس ایک حقیقی مسلمان وہی ہے جو کہ خود بھی پر امن ہے اور دنیا میں بھی امن و آشتی قائم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

قرآن کریم نے کسی ایک جگہ بھی انکار کرنے والوں کے خلاف فساد اور طاقت کے استعمال کی تعلیم نہیں دی بلکہ مسلمانوں کو برداشت اور صبر کی نصیحت کی ہے
لہٰذا آج کل کے نام نہاد مسلمان رہنما یا اسلامی حکومتیں جو انتہا پسندی اور جنونیت کا مظاہرہ کرتی ہیں، اس کا الزام انہی کے کندھوں پر ہے
ان کے فریبی اور مکروہ رویوں کو، جن کے باعث دنیا کا امن اور ہم آہنگی تباہ ہو رہی ہے، کسی بھی صورت جائز قرار نہیں دیا جا سکتا

کسی کا زبردستی مذہب تبدیل کرنا ظلم و ستم کے ذریعہ دوسروں پر فتح حاصل کرنا سختی سے منع ہے بلکہ امن اور معاشرہ کے تحفظ کے خلاف کوئی بھی ضرر رساں عمل ممنوع ہے
رسول کریم ﷺ نے ہر موقع پر ملاطفت اور کریم النفسی کا مظاہرہ فرمایا آپ نے سکھایا کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ ہیں

اگر دنیا میں امن اور تحفظ کے فقدان کا الزام اسلام پر ڈالا جاتا رہا تو دنیا کی یہ غیر مستحکم صورت حال مزید بگاڑ کا شکار ہوتی رہے گی
کسی مذہب یا اس کے پیروکاروں پر حملہ کرنے سے اس تفریق میں مزید اضافہ ہی ہوگا، اس سے صرف انتہا پسندوں کی حوصلہ افزائی ہی ہوگی جس سے
تمام جماعتوں اور عقائد کے مابین نفرت کی آگ بھڑکانے کی کوششوں میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا

اپنے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ اللہ کرے کہ دنیا والے مشترکہ مفاد کی خاطر اکٹھے ہوں اور اتحاد کے ساتھ کام کریں اور باہمی اعتماد اور مفاہمت کو پروان چڑھائیں
آیئے ہم سب مذہب پر الزام لگانے یا ایک دوسرے پر انگلیاں اٹھانے کی بجائے مل کر اپنی تمام تر طاقت امن کے قیام کیلئے صرف کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کیلئے محفوظ مستقبل چھوڑ کر جائیں

فرنچ مہمانان کرام سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو۔کے)

5؍اکتوبر 2019ء بروز ہفتہ (بقیہ رپورٹ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 53 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔ سب سے پہلے تو میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو کہ ایک مسلمان کمیونٹی کی طرف سے منعقدہ خالص مذہبی تقریب میں شامل ہوئے ہیں۔ حالیہ چند سالوں میں بعض نام نہاد مسلمان گروہوں کے بہیمانہ اور گھناؤنے مظالم فرانس سمیت مختلف ممالک میں بے انتہا دکھ اور تکلیف پہنچانے کا باعث بنے ہیں۔ اس طرح کے حملوں کی پرزور مذمت ہی کی جاسکتی ہے اور ہماری دعائیں اور ہمدردیاں ہمیشہ ظلم و ستم کا شکار ہونے والے ان لوگوں کے ساتھ رہیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی حقیقی تعلیمات کا دہشت گردی اور انتہا پسندی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام تو امن، پیار، تحمل اور صلح کا مذہب ہے۔ ’’اسلام‘‘ کا لفظی مطلب ہی ’’امن اور سلامتی‘‘ ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان وہی ہے جو کہ خود بھی پرامن ہے اور دنیا میں بھی امن و آشتی قائم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ مسلمانوں کو انتہائی بنیادی سطح پر یہی تعلیم دی گئی ہے کہ جب دوسروں کو خواہ وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم، ملیں تو ’’السلام علیکم‘‘ کہیں جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ ’’آپ پر سلامتی ہو۔‘‘ ملنے کا یہ اسلامی طریق خیر خواہی کی علامت ہے جو کہ دوسرے کو امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ بلکہ میں نے کئی غیر مسلموں کو بھی دیکھا ہے جن کے مسلمان دوست یا واقف کار ہوتے ہیں اور وہ انہیں اسلامی طریق کے مطابق ’’سلام‘‘ کہہ کر ملتے ہیں۔ بہر حال یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمارا مذہب ہمیں ہر ایک پر امن و سلامتی بھیجنے کی تلقین کرتا ہو اور ساتھ ہی ہم سے یہ بھی مطالبہ کرے کہ لوگوں کی مخالفت میں ان کے حقوق غصب کریں اور ان کے خلاف مشتعل ہو کر ہتھیار لے کر کھڑے ہو جائیں۔ یہ ناممکن ہے کہ اسلامی تعلیمات میں اس قدر تضاد پایا جائے۔ اس لیے یہ واضح رکھیں کہ ہر قسم کی انتہا پسندی اور ظلم و تعدّی اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی حقیقت سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ پر غور کیا جائے۔ جب آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے نبی ہونے کا دعوی فرمایا تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ شدید مخالفت اور بہیمانہ مظالم کا شکار بنے۔ اولین مسلمانوں میں سے صرف چند ایک کا ہی تعلق عزت دار اور متمول خاندانوں سے تھا لیکن اکثریت غریبوں اور غلاموں کی تھی۔ کفار مکہ ان لوگوں کو ڈرانے اور دھمکانے کیلئے ان پر شدید ظلم و بربریت ڈھاتے۔ لیکن رسول کریم ﷺ عظیم صبر و حوصلہ کے ساتھ اس غیر انسانی سلوک اور سنگ دلانہ ناانصافیوں کو برداشت کرتے رہے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اسی بات کی نصیحت فرماتے رہے۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر رسول کریمؐ نے ایک مسلمان میاں بیوی اور ان کے چھوٹے بچے کو دیکھا کہ کفار انہیں مار پیٹ رہے تھے اور ان پر ظلم ڈھا رہے تھے۔ اس سنگدلی اور ظلم و بربریت کے باوجود رسول کریم ﷺ نے انہیں ان مظالم کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے نہ تو ان کو بدلہ لینے کا حکم دیا اور نہ ہی دیگر مسلمانوں کو ان کفار کا مقابلہ کرنے کے لیے بلایا بلکہ آپؐ نے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پرامن رہنے کا ارشاد فرمایا خواہ ان کی جان بھی چلی جائے۔ آپؐ نے انہیں اس بات کی تاکید فرمائی کہ انہیں اس کا اجر آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کئی سال تک یہ ظلم و ستم برداشت کرتے رہے جب تک کہ ہجرت کر کے مدینہ نہیں چلے گئے تا کہ وہاں پر آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکیں اور پرامن زندگیاں گزار سکیں۔ لیکن ہجرت کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ کفار مکہ مسلمانوں کا پیچھا کرتے ہوئے ان کے نئے وطن بھی پہنچ گئے اور وہاں بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ پس تب پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور اس اجازت کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیات 40 و 41 میں ملتا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ جنگ کرنے کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ لوگوں کی طرف سے مسلمانوں پر حملے کیے جا رہے ہیں اور یہ لوگ صرف اسلام کو ہی نہیں بلکہ مذہب کو ہی صفحہ ہستی سے ختم کر دینا چاہتے تھے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو دفاع کرنے کی اجازت نہ دی جاتی تو کوئی بھی کلیسا، گرجا، مندر، مسجد اور کسی بھی مذہب کی کوئی بھی عبادت گاہ محفوظ نہ رہتی۔ پس اگر رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو مجبوراً جنگوں میں حصہ لینا پڑا تو یہ تمام لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی خاطر تھا۔ یہ اس لیے تھا کہ اس بات کی یقین دہانی کروائی جائے کہ عیسائی، یہودی، ہندو، مسلمان اور دوسرے مذاہب و عقائد کے لوگوں کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنی مرضی سے عبادت کرنے کا حق حاصل ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر اسلام نے مسلمانوں کو زبردستی اپنی تعلیمات پھیلانے اور ملکوں پر قبضہ کرنے اور دیگر مذاہب کو ختم کرنے کی اجازت دی ہوتی تو قرآن کریم اتنا کھل کر کیوں کہتا کہ دیگر مذاہب کی حفاظت کرنا اور دیگر مذاہب کے ماننے

والوں کے حقوق کی حفاظت کرنا مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ابتدائی مسلمانوں نے شخصی و مذہبی آزادی کے دائمی اصول قائم کرنے کے لیے اپنی جانیں تک دے دیں۔ یہ آزادیاں اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہیں اور ہمیشہ کے لیے قرآن کریم میں محفوظ ہو چکی ہیں۔ قرآن کریم کی سورہ بقرہ کی آیت 257 میں اللہ تعالیٰ قطعی طور پر فرماتا ہے کہ ’’دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔‘‘ یہ آزادی خیال، آزادی مذہب اور آزادی شعور کے حق میں بڑا واضح بیان ہے جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں پایا جاتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں غیر مسلم افراد کی کبھی حق تلفی نہیں کی گئی اور نہ ہی انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا یا انہیں اپنی روایات وعقائد کو چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ تمام عمر امن، بین المذاہب مکالمات اور مختلف قوموں کے مابین مفاہمت اور باہمی عزت و احترام کے خواہاں رہے۔ مثال کے طور پر ہجرت مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے ایک معاہدہ کیا، جس کے تحت ایک مشترکہ حکومت قائم کی گئی اور بانی اسلام ﷺ کو متفقہ طور پر سربراہ ریاست منتخب کیا گیا۔ اس معاہدہ کی شرائط کے مطابق مسلمانوں اور یہودیوں نے ریاست کے ساتھ تعاون کرنے اور وفادار شہری بننے کا عہد کیا۔ اس معاہدہ کے تحت ہر ایک کو اپنے مذہب اور عقائد پر بغیر کسی خوف، تکلیف یا پابندی کے عمل کرنے کا حق دیا گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی اس معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کی۔ جبکہ دوسری طرف بعض ایسے مواقع آئے کہ غیر مسلموں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور پھر پہلے سے ہی معین کردہ قوانین کے مطابق انہیں سزا دی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام نے کبھی بھی اپنے پیروکاروں کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ طاقت کے ذریعہ اپنا عقیدہ پھیلائیں اور نہ ہی کسی مسلمان حکومت اور رہنما کو یہ اجازت دی کہ وہ یہ اعلان کریں کہ یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ میثاق مدینہ کے تحت ہر قوم کو اپنی روایات اور عقائد پر عمل کرنے کی آزادی تھی۔ وہ معاشرہ ایک اہم اصول پر یکجا تھا کہ ہر کوئی بلا امتیاز مذہب وعقیدہ اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرے گا اور ریاست کا وفادار شہری بن کر رہے گا اور ہر اس کام سے اجتناب کرے گا جس سے معاشرے کے امن وتحفظ کو خطرہ لاحق ہو۔ اس لیے یہ بالکل ناانصافی ہے کہ معدودے چند مسلمانوں کے گمراہ کن اور برے اعمال کا الزام اسلام کی امن پسند تعلیم پر ڈالا جائے۔ یہ افراد اور تنظیمیں جو انتہا پسند ہیں اور جن کے ذاتی مفادات دہشت گردی اور انتہا پسندی سے وابستہ ہیں، ان کا اسلام سے کوئی بھی واسطہ نہیں ہے۔ وہ بے شک اپنے نفرت سے بھرے ہوئے اقدامات کو اسلام کے نام پر جائز قرار دیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف قرآن کریم اور بانی اسلام ﷺ کی پاکیزہ اور امن پسند تعلیمات کو بدنام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کا ورق ورق اس روشن تعلیم سے بھرا ہے جس کے مطابق مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ مثلاً قرآن کریم کی سورہ زخرف کی آیات 89 اور 90 میں آنحضرت ﷺ کی ان درد بھری اور پرسوز دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں آنحضرت ﷺ خدا تعالیٰ سے التجا کر رہے ہیں کہ وہ جو پیار بھری اور سچی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس کا انکار ہو رہا ہے۔ جواباً اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ان لوگوں سے درگزر کرنے اور امن کا پیغام پھیلاتے رہنے کی تاکید فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لفظ ’’امن‘‘ کا مطلب ہے کہ ایمان لانا اور امن پھیلانا۔ اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اسلام کا پیغام پہنچانے اور باقی معاملہ اللہ پر چھوڑنے اور جن لوگوں نے اس پیغام کو مسترد کیا، انہیں مسلسل امن دیتے رہنے کی تاکید فرمائی۔ قرآن کریم نے کسی ایک جگہ بھی انکار کرنے والوں کے خلاف فساد اور طاقت کے استعمال کی تعلیم نہیں دی بلکہ مسلمانوں کو برداشت اور صبر کی نصیحت کی ہے۔ لہٰذا آج کل کے نام نہاد مسلمان رہنما یا اسلامی حکومتیں جو انتہا پسندی اور جنونیت کا مظاہرہ کرتی ہیں، اس کا الزام انہی کے کندھوں پر ہے۔ ان کے فریبی اور مکروہ رویوں کو، جن کے باعث دنیا کا امن اور ہم آہنگی تباہ ہو رہی ہے، کسی بھی صورت جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی اس کی کسی طرح تلافی کی جاسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلامی تعلیم اس بارہ میں قطعی ہے کہ کسی کا زبردستی مذہب تبدیل کرنا ظلم وستم کے ذریعہ دوسروں پر فتح حاصل کرنا سختی سے منع ہے۔ بلکہ امن اور معاشرہ کے تحفظ کے خلاف کوئی بھی ضرر رساں عمل ممنوع ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ہر موقع پر ملاطفت اور کریم النفسی کا مظاہرہ فرمایا۔ آپ نے سکھایا کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ ہیں۔ آپؐ نے یہاں فرق نہیں کیا کہ مسلمان صرف مسلمانوں سے ہمدردی اور رحم کا سلوک کریں۔ بلکہ واضح طور پر فرمایا کہ عقائد کے اختلافات سے بالا ہو کر معاشرہ کے تمام لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا چاہئے۔ پس وہ شدت پسند جو نائٹ کلبوں، کانسرٹ ہالوں اور سٹیڈیمز پر خودکش حملہ کرتے ہیں یا پاگلوں کی طرح عوام الناس پر گاڑیاں چڑھا دیتے ہیں وہ انتہائی وحشیانہ اور ظالمانہ رنگ میں اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن شریف نے بنیادی انسانی حقوق کے طور پر مذہبی آزادی کے علاوہ اور بھی بہت سے روزمرہ کی زندگی کے اصول سکھائے ہیں جن کے ذریعہ لوگ بلا امتیاز نسل وعقائد مل جل کر پرامن زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 189 میں قرآن شریف نے انصاف پر مبنی تجارت کے بارہ میں بیان فرمایا ہے اور مالی تعلقات یا پیسوں کے لین دین میں نیک نیتی کی یقین دہانی کروائی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں کبھی دھوکہ دہی سے مال حاصل نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ مسلمانوں کو ایماندار اور قابل اعتبار بننے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ مختلف لوگوں کے درمیان عداوت اور کینہ نہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ غیر منصفانہ تجارت اور بد معاملگی معاشرہ میں اتحاد کو کمزور کر دیتی ہے اور معاشرہ کے امن کو تباہ کر دیتی ہے۔ جہاں دنیا میں انفرادی اور مجموعی سطح پر خودغرضی اور لالچ کے باعث اس قدر انتشار اور تکلیف موجود ہے، وہاں معاشرے میں امن کے قیام کے لیے انصاف اور برابری کے اصول بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ پھر سورۃ المطفّفین کی آیات 2 تا 4 میں قرآن شریف فرماتا ہے۔’’ ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لیے۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں۔ اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔‘‘ یہ آیات اس بات کی توثیق کرتی ہیں کہ جو لوگ تجارتی لین دین میں استحصالی کرتے ہیں، جو دوسروں کو کم دیتے ہیں جبکہ بدلہ میں واجب الادا سے بھی زیادہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور دھوکا دہی اور فریب سے کام لیتے ہیں، ان پر لعنت بھیجی گئی ہے اور ان کا شمار ذلیل و رسوا ہونے والوں میں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم نے بین الاقوامی تعلقات اور اندرونی اختلافات یا مختلف قوموں کے مابین اٹھنے والے اختلافات کو حل کرنے کے بارہ میں بھی رہنما اصول تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ اسلام کی توجہ ہمیشہ پائیدار امن کے قیام اور عناد اور دشمنی کے خاتمہ کی طرف رہی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 10 میں بیان فرمایا ہے کہ اگر دو گروہوں میں تصادم ہو جائے تو ان کے ہمسایوں یا کسی غیر جانبدار گروہ کو مذاکرات کے ذریعہ ان میں مفاہمت کروا دینی چاہئے۔ ثالثی گروہ جو صلح کروائے اپنے مفادات سے مبرا ہو کر کروائے۔ پھر اگر مفاہمت سے پرامن فیصلہ نہ ہو سکے یا کوئی گروہ معاہدہ کے بعد اس کی پاسداری نہ کرے تو دوسری اقوام اس فریق کے خلاف متحد ہو جائیں جو ناانصافی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور اس کو زور بازو سے روکیں۔ پھر جب وہ ظلم کرنے والا باز آجائے تو پھر اس کی تذلیل نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی اس پر غیر منصفانہ پابندیاں لگانی چاہئیں۔ بلکہ انصاف اور پائیدار امن کے حصول کے لیے انہیں موقع فراہم کرنا چاہئے کہ وہ آزاد معاشرہ کے طور پر آگے بڑھ سکیں اور انہیں دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے ہر قسم کی مدد بھی فراہم کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا اعتقاد ہے کہ یہ غیر معمولی قرآنی اصول صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ عالمی طور پر تنازعات کو سلجھانے کیلئے بنیادی اصول ہے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو یہ دنیا کے استحکام اور پائیدار امن کے حصول کا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک اس قرآنی اصول پر عمل درآمد کرتے نظر نہیں آتے جسکے نتیجہ میں وہ بے وقوفانہ تنازعات میں الجھے ہوئے ہیں اور مسلسل ظلم وناانصافی کے دائرے میں جکڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ یہ آیت اس بات کو بھی بیان کرتی ہے کہ فاتح کو فتح حاصل کرنے کے بعد شکست خوردہ پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے اور اسکی تذلیل نہیں کرنی چاہئے۔ اسکی حکمت واضح ہے کہ اگر شکست خوردہ کو ذلیل کیا جائے تو امن زیادہ دیر قائم نہیں رہے گا بلکہ اس قوم کے لیڈروں اور عوام میں اضطراب اور رنجشیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اسکے برعکس اگر شکست خوردہ قوم کے ساتھ شفقت اور انصاف کا سلوک کیا جائے تو باہمی احترام اور اعتماد کی فضا پیدا ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاہم آج کل ہم بار ہا دیکھتے ہیں کہ بڑی طاقتیں قیام امن کے نام پر ظلم وناانصافیاں روا رکھتی ہیں جس کی وجہ سے بے چینی اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر قسم کا امن معاہدہ نازک دھاگے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

سے بندھا ہوا ہوتا ہے جو کہ ہر وقت ٹوٹنے کے خطرہ سے دوچار رہتا ہے۔ اس قسم کے عدم استحکام سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ماسوائے دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے جو مایوس لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں اور اس کے نتائج ہم کئی سالوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مشرق و مغرب دونوں میں امن اور کامرانی کے نیلے آسمان پر ناانصافی اور جنگ کے گھنے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ دنیا کی اکثر و بیشتر اقوام، لڑائی جھگڑا اور انتقام اور دوسروں کو نیچا دکھانے کی خواہش کی وجہ سے پھوٹ کا شکار ہیں۔ بے چینی کا یہ عالم بڑھتا چلا جائے گا جب تک کہ بین الاقوامی تعلقات کی اساس انصاف، دیانت داری اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی پر نہ رکھی جائے۔ جیسا کہ میں دنیا کو آج دیکھتا ہوں، میری دعا ہے کہ دنیا ماضی کی غلطیوں کو نہ دہرائے، بلکہ ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے تاکہ ہم اپنے لیے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے بہتر مستقبل تعمیر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم پہلی جنگ عظیم کے بعد کے حالات کو دیکھیں تو لیگ آف نیشنز بنائی گئی تھی لیکن یہ اپنے مقاصد کے حصول میں بری طرح ناکام ہوئی۔ اس کی ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ انصاف اور غیر جانبداری کو روا نہ رکھا گیا تھا۔ بلکہ دوستیاں اور گروہ بندیاں بن گئی تھیں اور بعض اقوام سے غیر مناسب سلوک کیا گیا اور ان کو اپنے وقار سے محروم رکھا گیا۔ جس کے نتیجہ میں جلد ہی انسانی تاریخ کی سب سے ہلاکت کن جنگ یعنی جنگ عظیم دوم شروع ہوگئی۔ بالآخر چھ سال کی تباہ کاری اور فریب کاری کے بعد یہ جنگ اپنے اختتام کو پہنچی، تو دنیا میں امن و تحفظ کے قیام کے لیے اقوام متحدہ بنائی گئی۔ لیکن اقوام متحدہ بھی اپنے بلند و بالا مقاصد اور بیان کردہ عزائم کے باوجود اپنے مشن میں ناکام ہو چکی ہے۔ آج دوبارہ گروہ بندی ہو رہی ہے، معاشرہ تفریق کا شکار ہو رہا ہے۔ اور قوموں کے درمیان شگاف روز بروز گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت سے مسلمان اور غیر مسلم ممالک امن کا صحیح رنگ میں ادراک نہیں رکھتے اور درپیش خطرات سے لاعلم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً اب ہونے والی جنگ کے نتائج ان جنگوں سے کہیں زیادہ بھیانک اور تباہ کن ہیں جو کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ کیونکہ کئی ملکوں نے ایٹمی ہتھیار بنا لیے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک ملک نے بھی یہ مہلک ہتھیار استعمال کر لیے تو وہ نہ صرف اس دنیا کو جو ہم دیکھ رہے ہیں تباہ کر دیں گے بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے بھی بھیانک اور تباہ کن نتائج پیچھے چھوڑ کر جائیں گے۔ اگر ایٹمی جنگ شروع ہوتی ہے تو نسل در نسل بچے ذہنی اور جسمانی طور پر معذور پیدا ہوں گے۔ پس اس طرح وہ اپنی قوم کی خدمت کرنے کی بجائے انتہائی تکلیف دہ وجود بن کر زندگی گزار رہے ہوں گے اور معاشرہ پر بوجھ بن رہے ہوں گے۔ ان کے گھر مایوسی سے بھرے ہوئے ہوں گے، ان کے قصبے افسردہ اور ان کی قوم بدحالی کا شکار ہوگی۔ ہماری بیوقوفیوں اور خود غرضی کی وجہ سے ہونے والی جنگوں کی وجہ سے اگر وہ ہم پر ملامت کریں تو وہ ایسا کرنے میں بجا ہوں گے کیونکہ ان جنگوں نے ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کے خواب چکنا چور کر دیئے ہوں گے۔ پس کسی کو بھی اس خیال میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم جس بحران سے گزر رہے ہیں وہ ایک معمولی چیز ہے یا یہ بحران ہمارے رویے تبدیل کیے بغیر خود ہی ٹل جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: علاوہ ازیں، اگر دنیا میں امن اور تحفظ کے فقدان کا الزام اسلام پر ڈالا جاتا رہا تو دنیا کی یہ غیر مستحکم صورت حال مزید بگاڑ کا شکار ہوتی رہے گی۔ کسی مذہب یا اس کے پیروکاروں پر حملہ کرنے سے اس تفریق میں مزید اضافہ ہی ہوگا۔ اس سے صرف انتہا پسندوں کی حوصلہ افزائی ہی ہوگی جس سے تمام جماعتوں اور عقائد کے مابین نفرت کی آگ بھڑکانے کی کوششوں میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ اگر مسلمان ممالک یا دہشت گرد گروہ اسلام کے نام پر ظلم کرتے ہیں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی تعلیمات سے منحرف ہو چکے ہیں اور صرف ذاتی مفادات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل کے تنازعات اور جنگوں کا مذہب سے کچھ لینا دینا نہیں بلکہ یہ فقط دولت، طاقت اور جغرافیائی فتح کی غرض سے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان باتوں کے پیش نظر میں اپنے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ اللہ کرے کہ دنیا والے مشترکہ مفاد کی خاطر اکٹھے ہوں اور اتحاد کے ساتھ کام کریں اور باہمی اعتماد اور مفاہمت کو پروان چڑھائیں۔ آیئے ہم سب مذہب پر الزام لگانے یا ایک دوسرے پر انگلیاں اٹھانے کی بجائے مل کر اپنی تمام تر طاقت امن کے قیام کیلئے صرف کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کیلئے محفوظ مستقبل چھوڑ کر جائیں۔ ہماری آئندہ نسلیں ہمیں نفرت اور ناراضگی کے ساتھ نہیں بلکہ انس اور پیار کے ساتھ یاد کریں۔ اللہ کرے کہ تمام افراد اور تمام اقوام ایک دوسرے کے حقوق پورے کرنے والی ہوں۔ اور اللہ کرے کہ ہمدردی اور انصاف ہر قسم کی ناانصافی اور تنازعات پر غالب آ جائے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اب ایک دفعہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب یہاں آئے۔ بہت بہت شکریہ۔

خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ جس میں تمام مہمان اپنے اپنے طریق کے مطابق شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 23 منٹ تک جاری رہا۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے فرنچ ایڈیشن کی ویب سائٹ کا اجراء

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے فرنچ ایڈیشن کی ویب سائٹ کا اجراء فرمایا۔ اب اس رسالہ کے پرنٹ ایڈیشن کے ساتھ ساتھ اس کا انٹرنیٹ ایڈیشن بھی دستیاب ہوگا۔ اس طرح انشاء اللہ العزیز اس رسالہ کے ذریعہ فرنچ زبان بولنے والے کروڑوں لوگوں تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچے گا۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز وہ بابرکت رسالہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں مغربی دنیا کو اسلام کی خوبصورت اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروانے کیلئے جاری فرمایا۔ حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں ہی اس رسالہ کی شہرت اس قدر ہوئی کہ مغربی اخبارات، رسائل اور علمی طبقہ نے اس کے مختلف حوالہ جات دیئے۔

اس وقت تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز چار زبانوں انگریزی (ماہانہ) جرمن (سہ ماہی)، فرنچ (سہ ماہی) اور سپینش (سہ ماہی) شائع ہو رہا ہے۔ فرنچ ایڈیشن گزشتہ دو سالوں سے پرنٹ ایڈیشن میں دستیاب تھا۔ لیکن اب انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک کثیر تعداد کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کرنے کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے اور ہیومینیٹی فرسٹ فرانس کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ نے بھی جلسہ کے موقع پر اپنا ایک دفتر قائم کیا تھا۔ جس میں اس شعبہ کے ذریعہ ہونے والے کاموں کو نمایاں کر کے تصویری اور تحریری زبان میں دکھایا گیا تھا۔ حضور انور نے معائنہ فرمایا اور بعض امور کے متعلق دریافت فرمایا۔

آج کی اس تقریب میں Francophone ممالک سے تعلق رکھنے والے 75 مہمان شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں ان ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائع احمدی احباب بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ایک علیحدہ مارکی میں ان مہمانوں کے لیے شام کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے جہاں ان مہمانوں نے حضور انور کی معیت میں کھانا تناول فرمایا۔

کھانا کھانے کے بعد مہمانوں نے باری باری حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس تشریف لاتے۔ حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔ مہمان حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پاتے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.
طالب دعا: رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

BOSCH - EUROPE'S NO. 1
HOME APPLIANCES BRAND
MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 / جولائی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عامر بن سلمہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عامر بن سلمہ کا تعلق قبیلہ بَلِیّ سے تھا۔ بلیّ عرب کے ایک قدیم قبیلہ قُضَاعہ کی ایک شاخ ہے جو یمن کے علاقے میں واقع ہے۔ حضرت عامر انصار کے حلیف تھے۔ حضرت عامر بن سلمہؓ کو غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن سُراقہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ آپ کا شجرۂ نسب پانچویں پشت پر ریاح نامی شخص پر جا کر حضرت عمرؓ سے اور دسویں پشت پر کعب نامی شخص پر جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سُراقَہؓ نے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 35 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن سُراقَہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِالْمَاءِ کہ سحری کیا کرو خواہ پانی ہی کیوں نہ ہو یعنی سحری کرنا لازمی قرار دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مالک بن ابوخَوْلیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مالک بن ابوخولیؓ کا تعلق قبیلہ بنو عجل سے تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی تو اس وقت حضرت عمرؓ کے خاندان کے دیگر افراد کے علاوہ حضرت مالکؓ اور ان کے بھائی حضرت خَوْلِیؓ بھی شامل تھے۔ حضرت مالکؓ اپنے بھائی خولیؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں حضرت مالک بن ابوخولیؓ کی وفات ہوئی تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت واقد بن عبداللہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت واقدؓ کے والد کا نام عبداللہ بن عَبْدِ مَنَاف تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ حضرت واقدؓ خَطَّاب بن نُفَیل کے حلیف تھے۔ اور ایک قول کے مطابق وہ قریش کے قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کی مساعی کے نتیجہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت واقدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دار ارقم کی کیا تاریخ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کو خیال پیدا ہوا کہ مکّے میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جائے جہاں مسلمان جمع ہوں اور اسلام کی تبلیغ کی جا سکے۔ اس غرض کے لیے ایک مکان کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپؐ نے ایک نو مسلم ارقم بن ابی ارقمؓ کا مکان پسند فرمایا جو کوہِ صفا کے دامن میں تھا۔ اس کے بعد مسلمان یہیں جمع ہوتے تھے، یہیں نمازیں پڑھتے تھے اور وہ لوگ جنہیں حق کی تلاش تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آتے تھے تو آپ ان کو یہیں اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ مکان تاریخ میں خاص شہرت حاصل کر گیا اور دارالاسلام کے نام سے بھی مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً تین سال تک دارِ ارقم میں قیام کیا۔ دارِ ارقم میں اسلام لانے والوں میں آخری شخص حضرت عمرؓ تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نصر بن حارثؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نَصْر بن حارِثؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو عَبد بن رَزَاخ میں سے تھے۔ ان کی کنیت ابوحارِث تھی۔ ان کے والد کا نام حارِث بن عَبْد اور والدہ کا نام سَوْدَہ بنت سَوَّاد تھا۔ ان کے والد حارِثؓ کو بھی آنحضورؐ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت نصرؓ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ قادسیہ ایران، موجودہ عراق میں ایک مقام ہے جو کوفہ سے پینتالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مالک بن عمروؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مالک بن عمروؓ کا تعلق قبیلہ بنو سُلَیم کے خاندان بنو حُجر سے تھا۔ ان کے والد کا نام عَمرو بن سُمَیط تھا۔ حضرت مالکؓ اپنے دو بھائیوں حضرت ثَقف بن عَمروؓ اور حضرت مُدْلِج بن عَمروؓ کے ہمراہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت مالکؓ غزوۂ احد اور دیگر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور 12 ہجری میں جنگِ یَمامہ میں یہ شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نعمان بن عصرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نعمانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تھا۔ آپ بیعتِ عَقَبہ، غزوۂ بدر اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اِن کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین سے جنگ میں طُلَیحہ نے آپ کو شہید کیا تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عویم بن ساعدہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُوَیم بن ساعِدہؓ کا تعلق قبیلہ اَوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ آپ بیعت عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عُوَیم بن ساعِدہؓ اللہ کے بندوں میں سے کیا ہی اچھا بندہ ہے اور وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں 65 یا 66 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

سوال حضور انور نے حضرت نعمان بن سنانؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نُعمان بن سِنَانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نُعمان سے تھا۔ آپ بنو نُعمان کے آزاد کردہ غلام تھے جبکہ ابن سعد نے انہیں بنو عُبَید بن عَدِی کا آزاد کردہ غلام لکھا ہے۔ حضرت نُعمان بن سِنَانؓ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عنترہ مولیٰ سُلَیمؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عَنْترۃ حضرت سُلَیم بن عمروؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یہ قبیلہ بنو سَوَاد بن غَنْم کے حلیف تھے۔ حضرت عَنْترہؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔ غزوۂ احد کے روز شہید ہوئے۔ ایک قول کے مطابق حضرت عنترہ کی وفات جنگ صفّین میں حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں 37 ہجری میں ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نعمان بن عبد عمروؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نُعمان بن عبد عَمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خَزرج کی شاخ بنو دِینَار بن نَجّار سے تھا۔ آپ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں ان کے بھائی ضَحّاک بن عبد عمرو بھی شریک ہوئے۔ آپ کو غزوۂ احد میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ آپ کے ایک بھائی قُطْبَہؓ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ واقعہ بئر معونہ میں حضرت قطبہؓ کی شہادت ہوئی تھی۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے مکرم مودود احمد خان صاحب ولد مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب اور مکرم عبدالعزیز صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 / جولائی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مُظَهِّر بن رَافعؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مُظَهِّر بن رَافعؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تھا۔ حضرت مُظَهِّر اور حضرت ظُہَیرؓ دونوں سگے بھائی تھے۔ یہ دونوں حضرت رَافع بن خُدَیج رضی اللہ تعالیٰ کے چچا تھے۔ حضرت ظُہَیر اپنے بھائی کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رافع بن خدیجؓ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت رافعؓ نے غزوۂ بدر میں جانے کے لیے خود کو پیش کیا لیکن رسول اللہؐ نے کم عمری کی وجہ سے واپس بھیج دیا تھا اور اُحد کے دن ان کو شامل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ احد کے دن ایک تیر ان کی ہنسلی کی ہڈی میں لگا تھا۔ تیر تو نکال لیا گیا لیکن اس کا اگلا حصہ ان کی وفات تک جسم میں ہی رہا۔ رسول اللہؐ نے آپ سے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے دور میں 74 ہجری میں ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مُظَهِّرؓ کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یحییٰ بن سہل بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مُظَهِّر بن رَافع حَارِثی میرے والد کے پاس ملک شام سے چند طاقتور مزدور اپنے ساتھ لے کر آئے تا کہ وہ ان کی زمینوں میں کام کر سکیں۔ جب یہ خیبر میں پہنچے تو وہاں یہود نے ان مزدوروں کو حضرت مُظَهِّر کے قتل پر اکسانا شروع کر دیا اور دو یا تین چھریاں مخفی طور پر انہیں دے دیں۔ جب حضرت مُظَهِّر خیبر سے باہر نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان لوگوں نے حضرت مُظَهِّر پر حملہ کر دیا اور پیٹ چاک کر کے انہیں شہید کر دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مالک بن قدامہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مَالِک بن قُدَامہؓ کے والد کا نام قُدَامہ بن عَرْفَجہ تھا۔ حضرت مالک کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو غَنْم سے تھا۔ حضرت مالک اپنے ایک بھائی حضرت مُنْذِر بن قُدَامہ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مالک غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خُرَیم بن فاتکؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خُرَیم بن فَاتِکؓ کا تعلق بنو اسد سے تھا۔ حضرت خُرَیم بن فَاتِک اپنے بھائی حضرت سَبُرہ بن فَاتِک کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت خُرَیمؓ اپنے بیٹے کے ساتھ بعد میں کوفہ چلے گئے اور ایک روایت کے مطابق یہ دونوں رَقّہ شہر جو دریائے فرات کے شرقی جانب ایک مشہور شہر ہے وہاں منتقل ہو گئے اور یہ دونوں اسی جگہ حضرت امیر معاویہؓ کے

دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔ حضرت خُریم بن فاتکؓ نہایت لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے۔ لباس اور وضع قطع میں خوبصورتی اور نفاست کا بہت لحاظ رکھتے تھے۔

سوال حضرت خریم بن فاتک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دو نصائح فرمائی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام لانے سے پہلے آپ نیچا ازار پہنتے تھے۔ لمبے بال رکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریمﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے خُریم اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں تو تم بہت اچھے شخص ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں وہ دو باتیں کون سی ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تمہارا اپنے بال بڑھانا اور اپنا ازار لٹکانا یعنی ایسا لمبا پاجامہ پہننا جو فخر کے طور پر پہنا جاتا ہے۔ پس حضرت خُریم گئے اور اپنے بال کٹوا دیے اور اپنا ازار چھوٹا کر دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جُمَحؓ سے تھا۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ آپ کے ماموں تھے۔ آپ کے دو بھائی حاطِب اور حَطَّابؓ تھے۔ آپ کا شمار اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوتا ہے۔ رسول اللہؐ نے حضرت معمرؓ کی مؤاخات حضرت مُعاذ بن عَفراءؓ کے ساتھ کروائی۔ آپ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں 23ہجری میں ہوئی تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ظُہَیر بن رافعؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ظُہَیر انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حَارِثہ بن حارِث سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ظُہَیر بن رَافِع کے بیٹے کا نام اُسَید تھا جنہیں صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ حضرت مُظَہِّر بن رَافِعؓ، حضرت ظُہَیر کے سگے بھائی تھے۔ دونوں بھائیوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت ظُہَیر کو کاشت کاری کے متعلق کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ظُہَیر نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھے بلایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ ہم انہیں ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ اس شرط پر کہ جو نالیوں کے قریب پیداوار ہو وہ ہم لیں گے اور کھجور اور جَو میں چند وسق کے حساب سے لیں گے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ تم خود اس میں کاشت کرو یا ان میں کاشت کراؤ یا انہیں خالی رہنے دو۔ حضرت رافعؓ کہتے تھے کہ میں نے کہا میں نے سن لیا اور اب ایسا ہی ہوگا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرو بن ایاسؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عَمروؓ یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انصار کے قبیلہ بنو لَوذَان کے حلیف تھے۔ ان کے والد کا نام اِیَاس بن عمرو تھا۔ حضرت عمروؓ حضرت رَبِیع بن اِیَاسؓ اور حضرت وَرَقہ بن اِیَاسؓ کے بھائی تھے اور ان تینوں بھائیوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مُدلِجْ بن عَمروؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُدلِجْ بن عَمرو کا نام مِدْلَاج بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بَنُو سُلَیم کے خاندان بَنُو حُجر سے تھا۔ حضرت مُدلِجؓ غزوۂ بدر میں اپنے دو بھائیوں حضرت ثَقَف بِن عَمروؓ اور حضرت مَالِک بن عَمروؓ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ حضرت مُدلِج بن عمروؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات پچاس ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن سہیلؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عبداللہ کے والد کا نام سُہَیل بن عَمرو اور والدہ کا نام فَاخِتَہ بنتِ عَمرو تھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو عَامِر بن لُؤَیّ سے تھا۔ جب آپ حبشہ سے لوٹے تو ان کے والد نے انہیں جبراً اسلام سے ہٹا دیا۔ جنگ بدر کے موقع پر آپ مشرکین کے ساتھ نکلے۔ جب بدر کے مقام پر مسلمان اور مشرکین آمنے سامنے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن سُہَیل مسلمانوں کی طرف آگئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن سہیلؓ کے والد سُہیل بن عمروؓ کی قبول اسلام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہؓ نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے اپنے والد کے واسطے امان لی۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ کی امان کی وجہ سے امن میں ہے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی شخص سُہَیل بن عمرو کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ میری زندگی کی قسم ہے کہ یقیناً سُہَیل عقل مند اور شریف آدمی ہے اور سُہَیل جیسا شخص اسلام سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن سُہَیلؓ نے اپنے والد کو رسول اللہؐ کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سُہَیل نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ بڑھاپے اور بچپن میں نیکو کار تھے۔ یوں حضرت عبداللہ کے والد سُہَیل نے اس موقعے پر اسلام قبول کر لیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یزید بن حارثؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یَزِید بن حارِثؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو اَحْمَر بن حارِثہ سے تھا۔ آپ کے والد کا نام حَارِث بن قَیس اور والدہ کا نام فُسْحُم تھا۔ حضرت یزید اپنے بھائی عبداللہ بن فُسْحُم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور دونوں نے اسی جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ حضرت یَزِید بن حَارِثؓ نے جنگِ بدر کے روز اپنے ہاتھ میں کھجوریں پکڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے وہ پھینک کر لڑائی شروع کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9895: مَیں محمد قویم الدین ولد مکرم محمد فہیم الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جماعت احمدیہ کھمم صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: حلقہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2رستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد انسپکٹر　　العبد: محمد قویم الدین　　گواہ: محمد فہیم الدین

مسل نمبر 9896: مَیں طیبہ فہیم بنت مکرم محمد فہیم الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: جماعت احمدیہ حلقہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2رستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 2 جوڑی، ایک چین (کل وزن 11 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　الامۃ: طیبہ فہیم　　گواہ: محمد فہیم الدین

مسل نمبر 9897: مَیں شیخ توفیق ولد مکرم شیخ ممتاز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن گومٹے بستی ڈاکخانہ شگینی ضلع شولہ پور صوبہ مہاراشٹرا، مستقل پتا: حلقہ دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15رستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6972 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار علی خان　　العبد: شیخ توفیق　　گواہ: محمد سلیم مبشر

مسل نمبر 9898: مَیں عادل امین وگے ولد مکرم محمد امین وگے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: آسنور صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21راکتوبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ　　العبد: عادل امین وگے　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 9899: مَیں محمد جری اللہ احمدی ولد مکرم ایم برکت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: 330(7th A Main)4th بلاک (کورام منگلا) بنگلور صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: فلیٹ نمبر 3 (26 الفرڈ اسٹریٹ) رچمنڈ ٹاؤن بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12راپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم انور احمد　　العبد: محمد جری اللہ احمدی　　گواہ: نصیر احمد

مسل نمبر 9900: مَیں عرفان خان ولد مکرم ایم جی عبد الواجد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن ولسن گارڈن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: عرفان خان　　گواہ: ڈاکٹر صباحت احمد

ارشادِ نبوی ﷺ
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی
GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps® Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اَرول (بہار)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

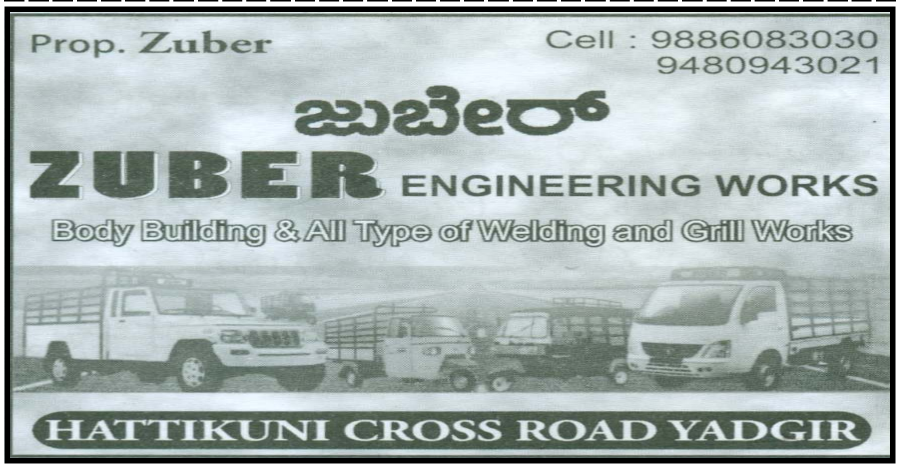

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
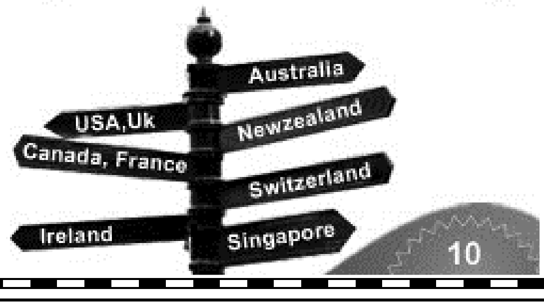

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 16 - Janauary - 2020 Issue. 3

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍جنوری 2020 بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ خندق کے دن مسلمانوں کے لئے نہایت تکلیف اور پریشانی اور خطرے کے دن تھے۔ محاصرہ لمبا ہونے کی وجہ سے بے آرامی بھی تھی صحیح رنگ میں خوراک بھی پوری نہیں ہو رہی تھی اس لئے تھکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی کمزوری بھی پیدا ہو رہی تھی یہ قدرتی تقاضا ہے جسم کا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان حالات کو دیکھا تو آپ نے انصار کے رؤسا سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلا کر انہیں حالات بتلائے اور مشورہ مانگا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اگر تم لوگ چاہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبیلہ غطفان کو مدینہ کے محاصل میں سے کچھ حصہ دینا کر کے اس جنگ کو ٹال دیا جائے۔ سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے یک زبان ہو کر کہا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس بارہ میں کوئی خدائی وحی ہوئی ہے تو سر تسلیم خم ہے اس صورت میں آپ بے شک خوشی سے اس تجویز کے مطابق کارروائی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں مجھے اس معاملہ میں وحی نہیں ہوئی میں تو صرف آپ لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے مشورہ کے طریق پر پوچھتا ہوں۔ ان دونوں نے یہ جواب دیا کہ پھر ہمارا یہ مشورہ ہے کہ جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہو کر کیوں دیں۔ واللہ ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ آنحضرت ﷺ کو انصار ہی کی وجہ سے فکر تھی۔ جو مدینہ کے اصل باشندے تھے۔ آپ نے پوری خوشی کے ساتھ ان کے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور پھر جنگ بھی جاری رہی۔

غزوہ خندق کے موقع پر ابوسفیان نے قبیلہ بنو نضیر کے یہودی رئیس حیی بن اخطب کے ذریعہ بنو قریظہ کو مسلمانوں سے غداری کرنے پر آمادہ کر لیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب بنو قریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو دریافت حالات کیلئے بھیجا پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس و خزرج کے رئیس سعد بن معاذ اور سعد بن عبادۃ اور بعض دوسرے با اثر صحابہ کو وفد کے طور پر بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ بنو قریظہ کے مساکن میں پہنچے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ جاؤ محمد (ﷺ) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ یہ الفاظ سن کر صحابہ کا وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کو حالات سے اطلاع دی۔

غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر حضرت سعد بن عبادۃ نے کئی اونٹوں پر کھجوریں لاد کر رسول اللہ صلی ﷺ اور مسلمانوں کیلئے بھیجی جو ان سب کا کھانا تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کیا ہی اچھا کھانا ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر جب لشکر مکہ کی طرف بڑھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ کسی سڑک کے کونے پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کھڑے ہو جاؤ تا کہ وہ اسلامی لشکر اور اس کی فدائیت کو دیکھ سکیں۔ لشکر کے بعد لشکر گزر رہا تھا کہ اتنے میں اشجع قبیلے کا لشکر گزرا اسلام کی محبت اور اس کیلئے قربان ہونے کا جوش ان کے چہروں سے عیاں تھا اور ان کے نعروں سے ظاہر تھا۔ ابوسفیان نے کہا عباس! یہ کون ہیں؟ عباس نے کہا یہ اشجع قبیلہ ہے ابوسفیان نے حیرت سے عباس کا منہ دیکھا اور کہا سارے عرب میں ان سے زیادہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن نہیں تھا۔ عباس نے کہا کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ جب اس نے چاہا ان کے دلوں میں اسلام کی محبت داخل ہو گئی۔ سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کا لشکر لئے ہوئے گزرے یہ لوگ دو ہزار کی تعداد میں تھے اور سر سے پاؤں تک زرہ بکتروں میں چھپے ہوئے تھے۔ حضرت عمر ان کی صفوں کو درست کرتے چلے جاتے تھے۔ ان پرانے فدا کاران اسلام کا جوش اور ان کا عزم اور ان کا ولولہ ان کے چہروں سے ٹپکا پڑتا تھا ابوسفیان نے ان کو دیکھا تو اس کا دل دہل گیا اس نے پوچھا عباس یہ کون لوگ ہیں؟ عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار و مہاجرین کے لشکر میں جا رہے ہیں۔ ابوسفیان نے جواب دیا اس لشکر کا مقابلہ کرنے کی دنیا میں کس کو طاقت ہے؟ پھر وہ حضرت عباس سے مخاطب ہوا اور کہا تمہارے بھائی کا بیٹا آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہو گیا ہے۔ عباس نے کہا اب بھی تیرے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں؟ یہ بادشاہت نہیں ہے یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں ہاں اچھا پھر نبوت ہی سہی۔ جس وقت یہ لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا تو انصار کے کمانڈر سعد بن عبادۃ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا آج خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مکہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے۔ آج قریشی قوم ذلیل کر دی جائے گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اس نے بلند آواز سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے؟ ابھی ابھی انصار کے سردار سعد اور اس کے ساتھی ایسا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے یہ کہا ہے کہ آج لڑائی ہو گی اور مکہ کی حرمت آج ہم کو لڑائی سے باز نہیں رکھ سکے گی اور قریش کو ہم ذلیل کر کے چھوڑیں گے۔ یا رسول اللہ آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ کیا آج آپ اپنی قوم کے ظلموں کو بھول نہ جائیں گے۔ ابوسفیان کی یہ شکایت اور التجا سن کر وہ مہاجرین بھی جن کو مکہ کی گلیوں میں پیٹا اور مارا جاتا تھا جن کو گھروں اور جائدادوں سے بے دخل کیا جاتا تھا تڑپ گئے اور ان کے دلوں میں بھی مکہ کے لوگوں کی نسبت رحم پیدا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ انصار نے مکہ والوں کے مظالم کے جو واقعات سنے ہوئے ہیں آج ان کی وجہ سے ہم نہیں جانتے کہ وہ قریش کے ساتھ کیا معاملات کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوسفیان سعد نے غلط کہا ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو سعد کی طرف بھجوایا اور فرمایا اپنا جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دو کہ وہ تمہاری جگہ انصار کے لشکر کا کمانڈر ہو گا۔ اس طرح آپ نے مکہ والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا۔

غزوہ حنین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ جو اموال غنیمت اس جنگ میں حاصل ہوئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں تقسیم کر دیئے۔ انصار نے اپنے دلوں میں اس بات کو محسوس کیا۔ حضرت سعد بن عبادۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قبیلہ آپ کے متعلق اپنے نفسوں میں کچھ محسوس کر رہا ہے۔ یعنی انصار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کو اس احاطے میں اکٹھا کرو۔ جب سب اکٹھے ہو گئے تو حضرت سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انصار جمع ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں کہ تمہیں کچھ ناراضگی ہے اس بات پر کہ تمہیں مال نہیں ملا۔ کیا جب میں تمہارے پاس آیا تو تم گمراہی میں نہ پڑے ہوئے تھے کہ اللہ نے تمہیں ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ تم مالی تنگدستی کا شکار نہ تھے کہ اللہ نے تمہیں مالدار بنا دیا۔ تم ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے کہ اللہ نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں اللہ اور اس کا رسول زیادہ احسان کرنے والا اور افضل ہیں۔ اے انصار کے گروہ کیا تم نے دنیا کے حقیر سے مال پر دکھ محسوس کیا ہے۔ اے انصار کے گروہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹو۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار دوسری وادی میں چل رہے ہوں تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔ اے اللہ انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں پر۔ راوی کہتے ہیں اس پر سب انصار رونے لگے حتی کہ ان کی داڑھیاں ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور وہ کہنے لگے جو بھی آپ نے تقسیم کی ہے ہم اس پر راضی ہیں اور آپ ہمارے لئے کافی ہیں۔

حجۃ الوداع کیلئے مدینہ سے سفر کر کے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حج پر پہنچے تو وہاں آپ کی سواری گم ہو گئی۔ حضرت صفوان بن معطل قافلہ میں سب سے پیچھے تھے وہ اپنے ہمراہ اس اونٹنی کو لے آئے اور سارا سامان بھی اس پر موجود تھا۔ حضرت سعد بن عبادۃ نے جب یہ بات سنی تو اپنے بیٹے قیس کے ہمراہ آئے ان دونوں کے ساتھ ایک اونٹ تھا جس پر سامان سفر کا لدا ہوا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی سامان والی سواری گم ہو گئی ہے یہ ہماری سواری اس کے بدلے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ وہ سواری ہمارے پاس لے آیا ہے یعنی وہ جو گمی تھی وہ مل گئی ہے تم دونوں اپنی سواری واپس لے جاؤ اللہ تم دونوں میں برکت ڈالے۔

حضرت اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا بچہ حالت نزع میں ہے ہمارے پاس آئیں نبی کریم ﷺ جب پہنچے تو بچہ اٹھا کر لایا گیا۔ وہ بچہ اس وقت دم توڑ رہا تھا بچے کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے جواب دیا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ بھی اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادۃ کو کسی بیماری کی شکایت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے جب ان کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو گھر والوں کے جھمگٹ میں پایا آپ نے فرمایا کیا یہ فوت ہو گئے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ فوت نہیں ہوئے۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریب گئے ان کی حالت دیکھی تو آپ رو پڑے۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دیئے۔

ہشام بن عروۃ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادۃ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے قابل تعریف بنا دے اور مجھے شرف اور بزرگی والا بنا دے۔

ایک روایت ہے مسند احمد بن حنبل کی کہ حضرت سعد بن عبادۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی کرو لیکن دیکھنا قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ قیامت کے روز چیخ رہا ہو یعنی نگرانی کا پھر حق ادا کرنا ہو گا انصاف کرنا ہو گا اور کسی قسم کی خیانت نہیں کرنی ہو گی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر یہ ذمہ داری کسی اور کے سپرد فرما دیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چھ انصار نے قرآن کریم جمع کیا تھا جن میں حضرت سعد بن عبادۃ بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انصار میں سے جو مشہور حفاظ تھے ان میں حضرت سعد بن عبادہ کا نام بھی آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سعد بن عبادہ کے متعلق تھوڑا سا ذکر رہ گیا ہے وہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad